عنوان

# خلا

## از انابیہ خان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

For more visit (exponovels.com)

# خلا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مسلسل بھاگ رہی تھی ایک سنسان سڑک پر۔اتنا تیز کہ اس کی سانسیں اکھاڑنے لگی اس کا جسم پسینے سے شرابور تھاوہ انجان راستوں پر بھاگ رہی تھی۔وہ اس سڑک سے نہ واقف تھی۔ پھر بھی وہ بھاگتی ہی جارہی تھی۔اس نے موڑ کر دیکھاوہ نقاب پوش اس کے بہت قریب تھے۔ اتنے قریب کہ وہ ہاتھ آگے بڑھتے تو اس کو پکڑ لیتے۔وہ تیز تیز بھاگنے لگی۔اس کی ہمت اب جواب دینے لگی۔اس کا دماغ ماوف ہوچکا تھا۔لیکن وہ پھر بھی بھاگ رہی تھی۔پھر اس نے دیکھا وہ اک قبرستان میں تھی۔ہر طرف قبریں ہی قبریں تھی۔اس کے نام کی بھی ایک تختی لگی تھی ۔۔ہالے نور۔وہ قبر کے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔پھر اس نے اپنی قبر کی مٹی کو کھودنہ شروع کر دیا۔وہ قبر کھودتی گی میں زندہ ہوں میرے نام کی تختی کس نے لگائی وہ زاروقطار روتے ہوئے بولی۔میری قبر میں پھر یہ کون ہے۔ایک مردہ اسے نظر آیاوہ چیخ رہی تھی۔تم کون ہو میں تو زندہ ہوں وہ تیزی سے مردے کے منہ سے کفن ہٹاتے ہوئے بولی۔وہ مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔بچاو بچاووہ چیخ رہی تھی۔۔اس کی امی نے جب اسے چیختے ہوئے دیکھاتو بڑبڑاتے ہوئے بولی آج پھر اس لڑکی کو دوراپڑاہے۔ہالے نور بیٹا آج پھر کوئی سپنا دیکھا ہے۔وہ اسے اپنے قریب کرکے اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے بولی۔کون ہو تم۔وہ اٹھ بیٹھی۔آف مما۔ہالے نے اپنے ماتھے

سے پیسنہ صاف کیا اور سائیڈ ٹیبل پر جگ سے پانی نکل کر ایک ہی سانس میں وہ پانی کا گلاس غٹا غٹ کر کے پی گئی۔ مما میں ہر بار اک ہی خواب بار بار کیوں دیکھتی ہوں وہ ماں کو دیکھتے ہوئے کچھ پریشانی سے بولی۔ بیٹی تم نے ایک ہی بات اپنے دماغ میں بیٹھالی ہے۔ کوئی غنڈے تمھارا پیچھا کر رہے ہیں اس لیے یہی خواب تمھیں بار بار نظر آتا ہے۔ماں نے بڑے پیار سے ہالے کی گالوں کو تھپکی دیتے ہوئے تسلی دی۔ اب اٹھ جا میرا بچہ کالج میں دیر ہو جائے گی۔ یہ کہ کر وہ کمرے کی کھڑکی سے پردے ہٹاتے ہوئے بولی۔ امی آپ چلیں میں چینج کر کے آتی ہوں۔ وہ جلدی سے اٹھ کر واش روم اپنے کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی۔۔ وہ واش روم سے باہر آئی۔ اپنے بال سلجھانے لگی۔ وہ قد آور آئینے کے سامنے خود کو دیکھ رہی تھی۔ ذہین میں اب بھی وہی خواب تھا۔۔ کھلی آنکھوں کے سامنے وہی خواب دیکھ رہی تھی۔ وہ نقاب پوش اب بھی اس کے سامنے تھا اس کی آنکھیں لال تھی۔ اس کا دماغ پھٹنے کے قریب تھا۔ چہرے پر پتھر یلے تاثرات اب بھی قائم تھے۔ اس کا سارا چہرہ چھپا ہوا تھا۔ وہ کفن میں تھا اس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھی۔ آخر وہ تھا کون وہ کچھ الجھتے ہوئے خود کلامی میں بولی۔ ہالے نور چلو بیٹا آپ کی وین آنے والی ہو گئی۔ماں نے اس کا تسلسل توڑا۔ وہ بھاگتے ہوئے ٹیبل تک آئی۔ جہاں اس کے ڈیڈی۔ مما۔ آغا جان۔ اور۔ احمد حسن اس کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سب کو سلام کر کے تیزی سے ناشتہ کرنے لگی۔ وہ سلائس پر جام لگا کر جلدی جلدی کھانے لگی۔ ساتھ ساتھ آج کا اخبار بھی دیکھ رہی تھی یہ اس کی عادت تھی وہ ہر صبح ناشتے کرنے کے ساتھ اخبار ضرور دیکھا کرتی تھی۔ ہالے بچہ

آرام سے اتنی جلدی مت کرو۔ آغا جان جو کافی دیر سے اس کی حرکتیں دیکھ رہے تھے اس کو جلدی میں کھاتے ہوئے دیکھا تو ان سے رہا نہیں گیا۔ آغا جان وین آنے والی ہو گئی وہ کپ میں چائے ڈالتے ہوئے بولی۔ اور کپ کو اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔ اور ایسی لمحے باہر وین کے ہارن کی آواز پر ہالے نور جلدی سے اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی طرف دوڑ لگائی

*****

وہ اپنے کالج کے بڑے سے گرونڈ میں بیٹھی اپنی سہیلی فاطمہ سے اپنے خواب کا ذاکر کر رہی تھی۔ فاطمہ اب بھی وہی خواب مجھے یاد آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس نے جھر جھری لیتے ہوئے کہا۔ کیا تھا اس خواب میں فاطمہ نے دو سموسے۔ پلیٹ میں رکھتے ہوئے۔ ہالے سے پوچھا۔ ہالے نے وہ خواب سناتے ہوئے کوئی تیسری بار جھر جھری لی۔ یار ایسے خواب آتے رہتے ہیں ان کا ہماری زندگیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ ہالے کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔ ایک ہی خواب بار بار نظر کیوں آتا ہے کوئی تو ماجرا ہے ہالے فکرمندی سے بولی۔ اچھا سنو۔ میں ایک جگہ پر درس لینے جاتی ہوں۔ میں تمھارا میڈم سے پوچھوں گی۔ تم پریشان نہ ہو۔ فاطمہ کچھ سوچ کر بولی۔ میڈم کون۔ ہالے نے کچھ بے چینی سے فاطمہ سے پوچھا۔ میں نے بولا تو ہے میں درس لینے جاتی ہوں۔ آج جاوں گی تو ضرور تمھارا پوچھوں گی۔ تم کیا پوچھو گی۔ یوں کرو مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ میں خود تفصیل سے بات کرو گی وہ سموسہ کھاتے ہوئے بولی۔ اچھا ٹھیک ہے آج

تم پانچ بجے تک تیار رہنا میں تم کو پک کر لوں گی۔فاطمہ نے پلیٹ رکھتے ہوئے کہا چلو اب گلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔وہ دونوں اٹھ کر کلاس روم چلے گئے۔

******

میڈم نزہت نے جب ان کا خواب سنا تو بولی کیا تم یہ خواب روز دیکھتی ہو۔وہ کچھ الجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر بولی جی میڈم۔میں یہ خواب اکثر دیکھتی ہوں کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے۔میں ان راستوں سے انجان ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا میں کیا کروں وہ آنسوں بھری انکھوں سے نزہت میڈم کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولی۔خواب میں مردے کا دیکھنا۔تو زندگی لمبی کی الامت ہے۔زندگی تو تمھاری لمبی ہے۔لیکن وہ خاموش ہوتے ہوئے بولی۔لیکن کیا ہالے نے سر اٹھا کر میڈم کو دیکھتے ہوئے کچھ پریشانی سے کہا۔تم بھاگ رہی ہو انجان راستوں پر تو یہ زندگی کی الامت ہے۔کیا مطلب وہ کچھ الجھتے ہوئے میڈم سے بولی۔تم زندگی کے پیچھے بھاگ رہی ہو بے مقصد۔سورت احزاب میں اللہ نے فرمایا ہے پردہ کا۔پھر وہ دوسری آیت کا ترجمہ بتانے لگی ۔بے شک ان دونوں کو حرام کر دیا ہے انکار کرنے والوں پر وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو شغل بنا لیا۔ان کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔اللہ نے فرمایا ہے اور آج کے دن ہم بھی بھلا دیں گے جیسا کہ وہ اپنی اس ملاقات کو بھول گے۔اور ہماری نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے۔الاعراف آیت نمبر (پچاس اکیاون)۔ہالے روتے ہوئے بولی میڈم مجھے پتا نہیں تھا نہ

کبھی کیسی نے مجھے بتائی ہیں۔ کیا اللہ مجھے معاف کرے گا۔ہالے جس کو نہیں پتہ ان کی تو معافی ہے جو جانتے ہیں پھر بھی وہ گناہ کرتے ہیں ان کے لیے دوہرا عذاب ہے۔ میڈم کیا میں روز آیا کروں آپ کے پاس آپ کے پاس آ کر مجھے سکون ملتا ہے۔ کیوں نہیں تم روز آیا کرو یہ تو میری خوش نصیبی ہے میری باتوں سے تم سب کچھ نہ کچھ سیکھ جاو میڈم ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں یہ سب اکورڈ سمجھا جاتا ہے وہ میڈم کو دیکھتے ہوئے بولی۔ میڈم اس کی بات سمجھتے ہوئے بولی یہی تو ازمائش ہے اللہ بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ کون رحمن کا ہے اور کون شیطان کا۔ جو سیدھا راستہ اختیار کرتا ہے۔۔ اللہ کا سب فرمان مانتا ہے آخرت پر ایمان رکھتا ہے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھتا ہے وہی فلاح پا گیا۔ اسے قبر میں کوئی دشواری نہیں ہو گی۔ وہ آہستہ آہستہ ہالے کو اللہ کی باتیں بتاتی رہی۔ ہم دینا کی خاطر نہیں اپنے اللہ کی رضا کے لیے ہر عمل کریں۔ جس کا اجر قیامت والے دن میرا اللہ اپنے دیدار کروا کر کریں گے۔ جو میرے اللہ نے فرمایا ہم وہ عمل کریں ایک تو اس عمل سے ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ اور اجر کی صورت میں اللہ اپنا دیدار کروائے گا جس نے اللہ کو دیکھا کیا اس کا اور دیکھنا باقی ہے کیا۔ وہ ہالے کو اندر تک جھنجھوڑا رہی تھی۔ میڈم مجھے اللہ کو دیکھنا ہے مجھے اللہ چاہیے ہے مجھے اللہ کی قربت چاہیے وہ زارو قطار روتے ہوئے بولی۔ مجھے اور کچھ نہیں دیکھنا۔ وہ سر اٹھا کر میڈم کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جو خود بھی رو رہی تھی۔ تو اللہ کا ہر کہا ماننا ہو گا میڈم نے اس کے چہرے سے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔ اللہ نے فرمایا ہے پردہ کا۔ نماز قائم کرو میرے علاوہ کبھی کیسی سے مت مانگو۔ چاہے کچھ بھی ہو

جائے میرے علاوہ کبھی کیسی کے آگے مت جھکو۔ یہ راہ بڑی مشکل ہے جو بھی اس راستے پر چل پڑا وہ ضرور اللہ کا دیدار کرے گا۔ کیا تم چل پاو گی میڈم نے ہالے کو اپنے قریب کرتے ہوئے بڑی حسرت سے دیکھا۔جی میڈم میں کروں گی مجھے اللہ کی قربت چاہیے میں اللہ کے پیار میں کروں گی۔ مجھے اللہ کو راضی کرنا ہے مجھے اللہ کا دیدار کرنا ہے۔ مجھے اللہ کو مانناہے۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ہالے کیا تم فیس کر پاو گی دینا کو اپنے گھر والوں کو میڈم کچھ اضطراب کیفیت سے بولی۔ میں کچھ بھی نہیں جانتی میڈم جو میرا اللہ مجھے اس مقام تک لے آیا ہے وہی آگے کا راستہ بھی دیکھائے گا وہ میرا راستہ بھی آسان کرے گا۔ وہ مجھے مشعل بھی دیکھائے گا وہ میری راہنمائی کرئے گا وہ پر اعزام ارادے سے بولی۔۔ میں سب اپنے اللہ کے لیے خالص نیت سے کروں گی۔ مجھے اللہ کو مانناہے وہ بلک بلک کر روتی رہی ہالے نے اپنے بازو میں چہرہ چھپالیا۔

وہ روز درس لینے جاتی وہ آہستہ آہستہ میڈم کے الفاظوں میں جکھڑنے لگی میڈم اسے اللہ کی باتیں بتاتی وہ سنتی اور عمل کرنے کی کوشش کرتی رہتی۔ وہ جب جب میڈم کے پاس سے آتی خود کو اذیت میں دیکھتی۔۔ اللہ جو فرماتا ہے میں تو ان میں سے کہیں بھی پوری نہیں اترای۔ اک دن میڈم درس دے رہی تھی کہ وہ میڈم سے بولی.. یہی تو میں چاہتی ہوں ہالے تم اور ہم سب دیکھیں ہم میں سے کوئی بھی اللہ کے فرمان پر پورا نہیں اتراتا۔ میڈم کیا اگر ہم سچے دل سے توبہ کریں تو کیا اللہ ہمیں معاف کرے گا وہ کچھ الجھتے ہوئے میڈم سے بولی. ہاں وہ تو یہی چاہتا ہے تم

مانگ کر دیکھو وہ عنایت کی بوچھاڑ کر دے گا وہ کن فیا کن کا مالک ہے وہ رحیم ہے ایک گناہ تم سے ہو جائے۔۔ تو معافی مانگو۔۔ تو وہ گناہ معاف کر دے گا چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔۔ پر اللہ سے کبھی شرک مت کرنا۔ یہ کبیرہ گناہ ہے۔۔ اپنے دل کی کبھی نہ ماننا کبھی نماز مت چھوڑنا۔۔ میڈم میں اللہ کی طرف آنا چاہتی میں ایسا کیا کروں کہ مجھے اللہ مل جائے میڈم تاسف سے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی۔ کیا واقعی تم اللہ کو پانا چاہتی ہو دیکھو ہالے اللہ کی راہ پر چلنا بڑا کھٹن ہے یہاں بڑی سے بڑی آزمائش دینی پڑتی ہیں اور یہ راہ بڑی مشکل ہے کیا تم اس راہ پر چل پاو گی۔۔ میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں میڈم۔۔ پر مجھے اللہ کو پانا ہے مجھے اللہ کو دیکھنا ہے مجھے اللہ سے ملنا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔ آپ میرا ساتھ دیں گی وہ میڈم کو پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے ہوئے بولی۔ ہاں میں ہر قدم پر تمھارے ساتھ ہوں جب تمھیں لگے تم بھٹک رہی ہو تو میرے پاس چلی انا۔ میں بھی گناہ گار ہوں پر تھوڑا سا علم میں بھی جانتی ہوں۔۔ شاید میں تمھاری کچھ رہنمائی کر سکوں۔ شاید اللہ میرے ذریعے تم کو سیدھا راستہ دکھانا چاہتا ہو۔۔ وہ ہالے کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔ میڈم مجھے کیا کرنا ہو گا۔ کیا تم دل سے آمادہ ہو۔۔ میڈم ہالے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے خوش ہو کر بولی۔ جی میڈم وہ اتنا ہی بولی۔ تم آج ہی سے قرآن پاک تشریح سے پڑھو اور سمجھو اگر تم کو کچھ مشکل لگے سمجھنا.. تو میرے پاس چلی انا۔۔ میں تمھیں اک اک لفظ کی تشریح بتاؤ گئ۔ دیکھو اللہ کیا فرماتا ہے۔۔ سب سے پہلے تم پردہ کرو گی جو تمھارے محرم ہیں ان سے تو اللہ نے بھی چھوٹ دی ہے جو تمھارے غیر محرم ہیں ان سے پردہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ اگر تم

استطاعت رکھتی ہو تو حج بھی ادا کرو۔ زکوۃ بھی دو۔۔ اللہ کا سب فرمان مانو۔۔ اللہ نے جو جو فرمایا اس پر کامل یقین ہونا چاہیے۔ توحید و رسالت پر ایمان ہونا چاہیے۔ اللہ ایک ہے اس بات پر ایمان ہونا چاہیے سارے نبیوں پر ہمارا ایمان ہونا چاہیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں پر ایمان ہو۔۔ مرنے کے بعد پھر جی اٹھنے پر یقین ہو۔۔ قبر میں سوالو جواب پر پختہ یقین ہو۔۔ روز قیامت پر یقین ہو۔۔ ہالے سر جھکائے میڈم کی باتیں سنتی رہی۔ میڈم ہمارے محرم کون کون ہیں وہ آنکھوں میں حیرت لیے بولی۔ میڈم اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔ ہالے ہمارے محرم وہ ہیں جن سے ہماری شادی ممکن نہیں۔ جیسے بابا جان ہمارے بھائی ہمارے ماموں۔ تایا۔ دادا۔ نانا۔ چاچا یہ سب ہمارے محرم ہیں۔ باقی سب نہ محرم ہیں ہمارے۔۔ اور ہاں بہنوئی اس سے حرمت ہے ان کے سامنے آ تو سکتے ہو... پر حجاب میں اچھی طرح اپنا دوپٹہ سر پر لپیٹ کر۔۔ جب تک آپ کی بہن سے ان کا راشتہ ہے۔۔ تب تک۔ باقی سب نہ محرم ہیں۔ میڈم کیا ہمارے کزن سے بھی پردہ ہے۔ وہ کچھ ڈرتے ہوئے بولی۔ ہاں کزن سے تو پردہ ہے۔ میڈم کے الفاظ ہالے کے کانوں میں گونجنے لگے۔ ہاں کزن سے پردہ ہے۔ اللہ ہو اکبر اللہ ہو اکبر نماز مغرب کا وقت ہو گیا ہے ہالے تم بھی نماز پڑھ لو میڈم نے اپنے لیے جائے نماز بچھاتے ہوئے ہالے کو مخاطب کر کے کہا اور خود نماز ادا کرنے لگی۔۔

***

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہوئے آج اسے اپنے حال پر رونا آیا وہ آج خوب رونا چاہتی تھی اے اللہ مجھے سیدھا راستہ دیکھا میں بھٹکی ہوئی ہوں تو مجھے راستہ دیکھا وہ بے اختیار رونے لگی۔ میں مرنے کے بعد آپ سے ملنا چاہتی ہوں مجھے پتہ ہے ایسا ممکن نہیں کیونکہ میں نے بہت گناہ کیے پر آپ چاہو تو ایسا ہو بھی سکتا ہے اے میرے رب میر اراستہ ہموار کر دے۔۔ مجھے سیدھا راستہ دیکھا۔ وہ راستہ جس پر تیر اانعام ہے۔ اے اللہ مجھے اپنے کیے پر بہت افسوس ہے اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگا چاہتی ہوں اس کا چہرہ آنسو سے تر بتر ہو گیا وہ ہچکیاں لے کر رونے لگی۔۔ میڈم اس کے رونے کی آواز سن کر اس کے پاس چلی آئی اس کے کندھوں کو ہولے سے دباتے ہوئے اس کے آنسو صاف کرنے لگی۔ اگر میں واپس آنا چاہوں اپنے کیے پر معافی مانگو تو کیا۔ تو اللہ مجھے معاف کر دے گا۔ اس نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں سر اٹھا کر میڈم سے پوچھا۔ ہاں وہ تمھیں معاف کر دے گا اور نور کی روشنی کر دے گا جس میں تم چلو گی وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ میں کبھی پھر گناہ نہیں کرو گی میں پوری ایمانداری سے چلو گی بس آپ میرے لیے دعا کریں وہ مجھے معاف کر دے۔ ہاں اللہ تم کو ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین اس نے دل میں کہا۔ سب سے پہلے تم پردہ کرو۔ اپنے نہ محرموں سے۔۔ وہ ہالے کو تسلی دے کر بولی۔ میرے پاس تو ایسا کوئی کپڑا نہیں جس سے میں اپنا سر ڈھانپ سکوں۔ وہ میڈم نزہت سے بولی۔ رانی اس نے اپنی مخصوص ملازمہ کو آواز دی میرا۔ اسکارف لے آو۔ وہ کالے رنگ کا اسکارف تھا جس پر پیلے رنگ کی پیکو۔ کی ہوئی تھی یہ لو یہ تم اپنے پاس رکھ لو اس کو اپنے

سر سے کبھی جدا مت کرنا۔۔ اسے اپنے گرد اچھی طرح لپٹا لو تمھارے سر کے بال کبھی کیسی کو نظر نہ آئیں۔ میڈم نے اسے بتایا اسکارف کیسے باندھتے ہیں وہ کیسی روبوٹ کی طرح وہ عمل کرتی رہی جو میڈم بتاتی رہی۔ وہ جب جب نزہت کے پاس جاتی خود کو ترو تازہ محسوس کرتی۔ وہ اسکارف لینے لگی۔ وہ جب پہلی بار گھر گئی اس حالت میں تو سب نے اس کا مذاق بنایا۔ یہ کیا تم نے پہن لیا احمد حسن نے اسے دیکھتے ہی اس کا اسکارف جھپٹے ہوئے کہا۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے وہ اپنے سات سال بڑے بھائی کو غصے سے دیکھ کر بولی۔ اب تم کیا یہ اوٹ پٹانگ چیزیں پہننے لگی ہو۔ یا یہ بھی کوئی مووی کا کوئی سین ہے کرشمہ کپور نے تو کبھی سر پر دوپٹہ لیا ہی نہیں مجھے تو کبھی یاد نہیں جو ہی چوالہ نے کوئی ایسا سین کیا ہو۔ مادھوری ڈکسٹ نے بھی کبھی سر پر دوپٹہ نہیں لیا۔۔ یار یہ کون سی مووی کا سین ہے۔۔ کوئی ادکارہ نے ایسا دوپٹہ سر پر لیا ہو۔ نہ کبھی جولی وریٹنر نے ایسا کیا ۔۔ وہ ہولی وڈ کی کیسی ادکارہ کا نام لیتے ہوئے بولا۔۔ احمد حسن کو پتا تھا نہ۔ اس کی بہن کو مویز بہت پسند تھی۔ وہ ہر نئی موویز جب تک تین بار نہ دیکھ لیتی سکون سے نہیں بیٹھتی تھی۔ جب بھی اسے پتہ چلتا کوئی نیو موویز مارکیٹ میں آگئی ہے وہ اپنے بھائی کے سر پر سوار ہو جاتی۔ مجھے وہ موویز دیکھنی ہے۔ اور جب تک اس کا بھائی وہ فلم نہ لے آتا تب تک وہ پانی تک نہ پیتی۔ احمد حسن کو اپنی اس گڑیا سے بڑا پیار تھا۔ وہ اس کے ہر لاڈ اٹھاتا۔۔ وہ جو بھی فرمائش کرتی اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتا۔

جب تک وہ فرمائش نہ پوری کر لیتا۔ اس کو بگڑنے میں زیادہ ہاتھ اس کے بھائی کا بھی تھا۔ ماں کیسی بات پر اسے ڈانٹتی تو وہ آگے آجاتا۔ حسن تم اسے بہت بگڑ رہے ہو اس نے پرائے گھر جانا ہے۔۔ جب اس کا شوہر اسے ڈانٹے گا پھر کیا کرو گے۔ جب ماں کی بات کا کوئی اثر نہ ہوتا تب ماں حسن کو اتنا ہی بولتی۔ مما ایک ہی تو فیری ہے میری۔۔ میں اسے بھی مار ڈالوں گا جس نے میری فیری کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔ میں اس کے ہاتھ ہی توڑ دوں گا۔۔ اسے واقعی میں غصہ آجاتا۔۔ ماں کی یہ بات سن کر۔ ماں مسکرا کر راہ جاتی۔ وہ ساتھ سال کا تھا جب اس کے آنگن میں یہ بہار آئی ۔اس کے سارے دوست اسے چھڑتے اسے تانے دیتے کہ ہماری تو ساتھی ہے کھیلنے کے لیے ان کے دوست اپنے بہن بھائیوں کا بولتے۔ تمھارا تو کوئی نہیں۔ وہ ماں سے شکائتیں کرتا مما مجھے کھیلنے کے لیے دوست چاہیے۔ وہ اللہ سے دعائیں کرتا وہ روتا۔ پھر اللہ کو اس کا رونا پسند آیا۔ اس کے گھر میں ہالے نور آئی۔ اس کی دعاؤں کا ثمر ملا۔ وہ اپنی اس ننھی سی فیری کو پا کر بہت خوش ہوا ۔وہ جب بھی سکول سے گھر آتا سیدھا اس کے پاس آتا۔ اسے گود میں اٹھا کر فخر محسوس کرتا۔ وہ اپنے دوستوں کو لے آتا۔ دیکھو میرے گھر بھی فیری آئی ہے وہ اسے پیار سے فیری بولنے لگا۔ اب میں بھی تنہا نہیں ہوں میری دوست بھی آگئی۔ وہ اپنے دوستوں کو چھڑاتا۔۔ میری فیری تمھاری دوست سے زیادہ پیاری ہے وہ اپنے بہت قریبی دوست اسجد سے بولتا۔ اسجد کی بہن نادیہ سے واقعی اس کی بہن زیادہ خوبصورت تھی۔ یہ بات اسجد بھی مان لیتا۔ دوست تمھاری فیری تو واقعی بہت پیاری ہے۔ دوست کی یہ بات سن کر وہ اور بھی پھولے نہ سماتا۔ دن مہینے اور مہینے

سالوں میں بیت گئے۔ لیکن حسن کا پیار کم نہ ہوا۔ جیسے جیسے وہ بڑے ہوتے گئے ان کا پیار بھی بڑھتا گیا۔ وہ بہن کو دیکھ دیکھ کر جیتا۔ اک دن اس کی بہن کو بخار ہوا اور وہ اس کی سرہانے ہی بیٹھ گیا۔ اس کی بہن کو اتنی تکلیف نہ ہوئی ہو گی جتنا یہ بے چین ہوا۔ کہاں درد ہو رہا ہے وہ بہن سے بار بار یہی سوال کرتا۔ اس کی اتنی بے قراری پر اس کے ماں باپ ہنس پڑتے۔ بیٹا اب یہ بڑی ہو گئی ہے تم کیوں پریشان ہو رہے ہو۔ ماں نے اس کے ماتھے پر بھوسہ دیتے ہوئے کہا۔ وہ مما کو دیکھتے ہوئے بولا۔ مما بچے جتنے بھی بڑے ہو جائیں ماں باپ کی نظر میں وہ بچے ہی رہتے ہیں۔ اور اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر ماں مطمئن ہو گئی۔ چلو ہمارے مرنے کے بعد کوئی تو ہے ہماری بیٹی کا خیال کرنے والا۔ اس کا محافظ اس کا رکھوالا۔ ماں نے اٹھ کر اپنے بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے سوچا۔۔ بھائی مجھے اللہ کو دیکھنا ہے۔ وہ بھائی کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے بولی۔ اس کی یہ بات سن کر احمد بہت دیر تک ہنستا رہا۔ تم پاگل ہو گی ہو۔ کوئی اللہ کو بھی دیکھتا ہے بھلا۔

پاگل.. کوئی بھی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے بولا۔ اس کے بھائی کی آنکھوں سے آنسوں نکل پڑے زیادہ ہنسنے کی وجہ سے۔ وہ بھائی کو ہنستے ہوئے دیکھتی رہی۔ مجھے اللہ سے ملنا ہے وہ خود کلامی میں بولی۔ اس کے بھائی کے ہونٹوں پر ایک بار پھر ہلکا سا تبسم عود آیا۔ وہ ہذیانی کیفیت میں تھی۔ تم کیا چاہتی ہو حسن اس کے پاس آتے ہوئے بالا۔ مجھے صرف اللہ سے ملنا ہے۔ پتہ ہے بھائی جب ایک لڑکی اپنے شوہر سے بے انتہا محبت کرتی ہے۔ تو وہ اس کا ہر کہا

مانتی ہے چاہے اس کا شوہر غلط ہی کیوں نہ ہو۔۔ پتہ ہے کیوں۔ کیونکہ وہ اس کو دل وجان سے پیار کرتی ہے۔ اس کے بنا وہ جی نہیں سکتی۔۔ وہ اس کو اپنا خدا سمجھنے لگتی ہے۔ یہ بھی نہیں سوچتی کہ وہ غلط کر رہی ہوتی ہے اللہ تو ایک ہے۔ وہ یہ سب انسان کی محبت میں کر رہی ہوتی ہے جب کہ یہ سب اسے اللہ کی محبت میں کرنا چاہیے۔۔ تم کیا بول رہی ہو احمد بے چارگی سے بولا۔ میری باتیں کیسی کو سمجھ نہیں آئیں گی۔ وہ ماں اور بھائی کو دیکھ کر بولی۔ اس کی ماں ابھی کمرے میں آئی تھی۔ کھانا پکا کر۔ ہالے یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے وہ کچھ تفششیش سے بولی۔۔ ممی آپ مجھے کہتی تھی ۔ آپ نے مجھے زندگی میں سب کچھ سکھایا۔ کبھی کیسی چیز کی کمی نہیں رکھی۔ آپ جھوٹ بولتی ہیں۔۔ ممی۔ آپ نے مجھے سب سے بڑی سب سے اہم چیز نہیں سکھائی۔ کیا ہوا میری جان کیا نہیں سکھایا۔ ماں نے کچھ تعجب سے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھا۔ ممی آپ نے۔ آپ نے مجھے اللہ سے محبت نہیں سکھائی۔ آپ نے مجھے اسے ڈھونڈنا نہیں سکھایا۔ آپ نے مجھے کنگال کر دیا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ آپ نے مجھے جھوٹ بولنے سے نہیں روکا۔۔ یہ آپ کا فرض تھا مجھے اچھے برے کی تمیز نہیں سکھاتی۔ میری برائی پر آپ مجھے روکتی۔۔ مجھے بھکاری بنا دیا۔ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ وہ زاروقطار رو۔ پڑی۔ وہ چیخ رہی تھی۔ وہ دھاڑیں مار مار کر روتی رہی۔ اس کا بھائی۔ پاگلوں کی طرح کبھی اسے کبھی مما کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس کی باتیں سن کر ماں بھی رو رہی تھی۔۔ میری فیری وہ اپنی بہن کو گلے لگاتے ہوئے چپ کروا رہا تھا۔۔ آپ نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ وہ اب بھی چیخ رہی تھی۔ ممی آپ نے مجھے دینا میں ہی اکیلا کر دیا۔ میرا بچہ بھائی اسے گلے لگاتا ہوا اپنے

کمرے میں لے آیا۔چپ ہو جاوں میری فیری تیرے رونے سے مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے وہ اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولا۔۔وہ روتے ہوئے چپ ہو جاتی پھر رونے لگ جاتی۔ مجھ سے میرا اللہ ناراض ہے پتہ ہے بھائی۔ اللہ جب ناراض ہو تا ہے نہ۔ وہ سجدے کی توفیق چھین لیتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ہمارے پاس نماز کے لیے ٹائم نہیں اصل میں میرا رب ناراض ہو تا ہے۔ وہ ایک بار پھر رونے لگی۔ بھائی میں اللہ کو کب مناپاوں گی۔ وہ اپنے آنسوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے بولی۔ اس کی آواز نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ زیادہ۔ رونے سے اس کے گلے میں درد ہونے لگا۔۔ اس کی آواز سن کر گھر کے سارے ملازمین لانج میں اکٹھے ہو گے۔ وہ نیم بیہوشی میں بھی یہی بول رہی تھی۔ مجھے اللہ کی محبت نہیں دی۔ مجھے اس کو ڈھونڈنا نہیں سکھایا۔ گرادیانہ مجھے اللہ کی نظر میں۔ اس کے بھائی نے بے اختیار اس کا ماتھا چوما مما اس کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ پہلے جیسی تو نہیں رہی۔ وہ روتے ہوئے ماں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

***

اس نے بہت آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی۔ اس کے بیڈ کے پاس اس کی ممی بیٹھی تھی۔ اور کچھ فاصلے پر ایک آدمی کھڑا تھا اس کے پپا کے پاس کوئی باتیں کر رہا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھی لیکن ذہین اب بھی غنودگی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ اسے اب بھی کچھ یاد نہیں آرہا تھا وہ کہاں تھی۔ وہ اپنی آنکھیں پھر بند کرنے لگی۔ اس

کے اعصاب تھکنے لگے۔اس نے اپنے بازو میں کچھ چبھن محسوس کی۔یہ بیس منٹ تک ٹھیک ہو جائے گی۔اس نے آخری لفظ یہی سنے۔اس کے بعد اس کا ذہین مکمل تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔۔

*****

دوبارہ اسے جب ہوش آیا کمرے میں اب بھی وہی لوگ تھے۔اس کا بھائی اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کا سر دبا رہا تھا۔ہالے نے اپنی آنکھیں کھولی۔اسے اپنی آنکھیں کھولنے میں دقت نہیں ہو رہی تھی۔وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ممی نے اسے اٹھنے سے روکنے کی کوشش کی لیکن ڈاکٹر نے ان کو ایسا کرنے سے روکا۔اب یہ بالکل ٹھیک ہے۔یہ جو بھی کرنا چاہتی ہیں ان کو کرنے دیں ان کو روکیں مت۔ڈاکٹر نے ہالے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔کیسی ہیں آپ۔۔اب کیسا محسوس کر رہی ہیں۔ڈاکٹر نے ہالے کو مخاطب کیا۔میں ٹھیک ہوں وہ سپاٹ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔اسے اک بار پھر سب یاد آنے لگا۔میرے خیال سے یہ اب بالکل ٹھیک ہیں مجھے نہیں لگتا میری ان کو اب ضرورت پڑے گی۔کچھ دیر تک ان کی مرضی سے ان کو کچھ ہلکا پھلکا بنا کر کھلا دیں۔میں اب چلو گا کل انشاءاللہ آوں گا ان کو دیکھنے۔وہ ہالے کے بھائی اور پپا سے مصافحہ کرتے ہوئے بولا۔آئیں ڈاکٹر میں آپ کو باہر تک چھوڑ آوں احمد حسن ان کے ساتھ باہر چلے گے۔اب ہمارا بچہ کیسا ہے۔عرفان (ہالے کا پپا) ہالے کے قریب آتے ہوئے بولے۔پپا میں اب ٹھیک ہوں وہ سرسری سا بولی۔آغا جان بھی کئی بار تمھارا پوچھنے آئے ماں نے بیڈ پر ہالے

کے قریب جگہ بناتے ہوئے کہا۔ ممی آغا جان کہاں ہیں وہ ان کا دادا تھا سب ان کو پیار سے آغا جان بولتے تھے۔ ابھی وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔ نماز کبھی قضا مت کرنا اس کے کانوں میں میڈم نزہت کی آواز آئی۔ وہ کیسی روبوٹ کی طرح اٹھ کر بیٹھ گئی۔ پھر وہ اپنے پاوں بیڈ سے اتراتی ہوئی چپل پہننے لگی۔ ہالے بیٹا کہاں جا رہی ہو۔ اس کے پپا اس کی یہ حرکت دیکھتے ہوئے بولے۔ اللہ نے مجھے بلایا ہے۔ وہ یہ بول کر واش روم وضو کرنے چلی گی۔ جب وہ وضو کر کے باہر آئی تو اپنے کمرے میں کیسی کو نہ پایا۔ وہ جائے نماز بچھا کر نماز ادا کرنے لگی۔

****

وہ وہی مصلے پر بیٹھی تھی کہ آغا جان اس کے پاس چلے آئے۔ اب میرا پتر کیسا ہے۔ وہ ہشاش بشاش لہجے میں ہالے سے بولے اور کرسی پر جا کر بیٹھ گئے۔۔ میں ٹھیک ہوں آغا جان۔ وہ اٹھ کر آغا جان کے گھٹنے کے پاس کارپیٹ پر بیٹھ گئی۔ آغا جان ایک بات پوچھوں۔ ہاں پتر پوچھ۔۔ آغا جان نے ہالے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر آغا جان کو دیکھتی رہی۔ آغا جان میں پردہ کرنا چاہتی ہوں۔ جیسا اللہ نے فرمایا ہے کیا آپ میرا ساتھ دیں گے۔ وہ کچھ ہذیانی کیفیت میں بولی۔ کس سے پتر آغا جان اس کی بات کو سمجھے نہیں۔ آغا جان جو میرے نہ محرم ہیں۔ وہ کچھ بڑبڑاتے ہوئے بولی۔ پتر تم کھل کر بات کرو میں سمجھ نہیں پا رہا۔ آغا جان میں اپنے کزنوں سے اور باہر کے لوگوں سے پردہ کرنا چاہتی ہوں۔ کیا آغا جان فورن کرسی سے

کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ آغا جان یہ میرے اللہ کا حکم ہے وہ سر اونچا کرتے ہوئے بولی۔ تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کیا سوچیں گے۔ سب لوگ۔ کون کیا بولتا ہے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ میرا اللہ جو بولتا ہے مجھے اس سے غرض ہے۔ وہ آغا جان کی بات کاٹتے ہوئے بولی ۔ کیا صرف تم کو محبت ہے اللہ سے۔ پتر ہم بھی مسلمان ہیں۔ ہمیں بھی اللہ سے محبت ہے۔ تو ثبوت دیں آغا جان۔ محبت ثبوت مانگتی ہے۔ آغا جان آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ جب تک آپ مجھ سے اظہار نہیں کریں گے مجھے کیسے پتہ چلے گا آپ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ دلیل دینے لگی۔ مجھے کچھ نہیں سننا۔ کزنوں سے پردہ کرو گی سب برا مانے گے۔ احد سے پوچھو اسے اچھا لگے گا۔ پانچ سال کی محبت ہے تمھاری۔ وہ چاہے گا تم اس سے پردہ کرو۔ افغان وہ چاہے گا تمھاری خالہ چاہے گی تم اس کے بیٹے سے پردہ کرو۔ پاگل پن مت کرو اللہ معاف کرے گا۔ آغا جان جب تک پتہ نہیں تھا بھول چوک تو اللہ بھی معاف کرتا ہے۔ جان بوجھ کر کیا گیا گناہ کبھی اللہ معاف نہیں کرے گا۔ اس کا دوہرا عذاب ہے۔ آغا جان کوئی کچھ بھی بولے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں سب سے پردہ کروں گی۔ جو میرے نہ محرم ہیں ۔ پھر کبھی تم مجھ سے بھی پردہ کرو گی۔ نہیں نہیں وہ آغا جان کی بات کاٹتے ہوئے جلدی سے بولی ۔ آپ تو میرے محرم ہو۔ محرم سے تو اللہ نے بھی چھوٹ دی ہے۔ آغا جان نے ہالے پر۔ ایک شاکی نظر ڈالی اور چپ کر کے۔ باہر کا رخ کیا۔ وہ آغا جان کو باہر جاتا ہوا دیکھتی رہی۔

***

ہالے مارکیٹ میں ایک نئی فلم آئی ہے بول تو لے آوں حسن گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔وہ ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے ہوئے تسبیح پڑھ رہی تھی کہ حسن کی بات سن کر سر کو نفی میں ہلانے گی۔ارے کیوں تم کو توبڑی پسند تھی فلمیں۔۔میرے اللہ کو نہیں پسند وہ اتنا بول کرر کی نہیں کمرے سے باہر چلی گی۔ مما اس کو کیسی سائیکاٹرسٹ کی ضرورت ہے۔آپ کہیں تو میرا اک دوست ہے اس کی مما سائیکاٹرسٹ ہے میں بات کروں ان سے۔وہ ماں کو دیکھتے ہوئے بولا ۔۔ہاں۔۔بیٹاعالیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

****

وہ دن بہ دن تبدیل ہوتی گی۔اب تو وہ پوراپردہ کرنے لگی۔وہ عبایہ لینے لگی۔سارے خاندان والوں کو جب پتا چلا تو سب نے اس کی مخالفت کی۔ تایا ابو تو غصے میں گھر آتے ہی ہالے پر برس پڑے تم کیا کرتی پھر رہی ہو تم چاہتی کیا۔۔کیا تم کو صرف۔اللہ پیار ہے اوبی بی ہم بھی مسلمان ہیں ہم کو بھی اللہ سے پیار ہے وہ شدید۔غصے میں منہ سے جھاگ نکلتے ہوئے ہالے کو مخاطب کر کے بولا۔تایا ابو میں نے کب کہا آپ کو پیار نہیں میں صرف اللہ کا کہنا مان رہی ہوں۔ہمارے منہ پر کالک مل رہی ہو وہ شاکی نظر سے ہالے کو دیکھتے ہوئے بولا۔تم کیا باور کروانا چاہتی ہو ہم اللہ کا کہانہیں مانتے۔ہالے کے اسلم ہالے کا تایا ابو۔کابس نہیں چل رہا تھا وہ ہالے کا منہ توڑ دے۔یہ

سب شور سن کر سارے گھر والے جمع ہو گے۔ کیا ہوا بھائی۔۔عالیہ نے اپنے دیوار کو اتنے غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ سمجھ دے بیٹی کو یہ کیا کرتی پھر رہی ہے سارے خاندان میں اس کی باتیں ہو رہی ہیں سارا خاندان ہم پر تھو تھو کر رہا ہے۔بس کر دیں ہالے نے اپنا ہاتھ اوپر کرتے ہوئے زور سے کہا۔ کیا کر رہی ہوں میں۔۔ صرف اتنا ہی کیا ہے اللہ کا کہا مانا ہے۔سارے خاندان والے بھی میری وجہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔وہ اپنے اندر کیوں نہیں جھانکتے وہ کیا ہیں۔۔ میں ہر چیز برداشت کر سکتی ہوں۔۔ کوئی میرے کردار پر کیچڑ اچھالے میں یہ گوارا کبھی نہیں کروں گی۔۔وہ تایا ابو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔

بس کر دیں تایا ابو بس کر دیں خدا کے لیے بس کر دیں۔ تھو تھو اس پر کی جاتی ہے جو غلط کام کرے۔ میں نے ایسا کون سا غلط کام کر دیا ایک اللہ ہی کا تو حکم مانا ہے۔۔خاندان والوں کو ہم اب یاد آئے تب یہ خاندان والے کہاں تھے جب پپا کو بزنس میں نقصان ہوا ہم غریب ہو گے تھے تب انہوں نے موڑ کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ ہم کس حال میں ہیں کیسے جی رہے ہیں ہم زندہ بھی ہیں یا مر گے ہیں۔ پورے آٹھ سال ہم نے غربت میں گزارے۔ تب تو یہ خاندان والے ایک ایک کر کے ہم سے دور ہوتے گئے۔ تب یہ خاندان والے کہاں تھے جب آغا جان بیمار ہوئے ان پر لاکھوں کے پیسے خرچ ہوئے پھر ان کو یہ لگا کہیں۔ ہم ان سے کچھ مانگ نہ لیں. تب بھی ان خاندان والوں کو ہم بھول گے تھے۔ وہ ہمیں دیکھ کر بھی انجان بن گے تھے تو اب میں ان کے

بارے میں کیوں سوچوں جبکہ میں نے ایسا کچھ کیا بھی نہیں ہے۔وہ غیض وغضب سے چیختے ہوئے بولیں۔۔مجھے خاندان والوں سے کوئی غرض نہیں۔۔اب میں نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ یہ خاندان والے تھو تھو کرنے لگ جائیں۔میرا اللہ ایسا چاہتا ہے میں نے صرف اللہ کا کہا مانا ہے۔ اور رہی بات احد کی تو میں ایسی لاکھوں کروڑوں محبتیں قربان کر دوں اپنے اللہ پر۔اگر احد کو مجھ سے محبت ہوئی تو وہ میرا ساتھ دے گا۔میرا مان بڑھائے گا اور مجھے ایسے ہی قبول کرے گا۔۔پتر ہم بھی اللہ سے محبت کرتے ہیں۔آغا جان تو ثبوت دیں وہ آغا جان کی بات کاٹ کر تیزی سے بولی۔وہ سب سے ثبوت مانگتا ہے تب وہ اونچا مقام دیتا ہے صرف کہنے سے محبت نہیں ہوتی۔ ہمارے نبی نے کتنی بڑی قربانیاں دیں ہمارے نبی نے کہا نہیں کر کے دیکھایا بھی ہے۔انہوں نے بھی اللہ کو ثبوت دیا۔۔وہ دو سال کے تھے تو یتیم ہو گے۔وہ پانچ سال کے ہوئے تو ان کی ماں بھی فوت ہو گی۔ان کو ان کے دادا نے پالا تب بھی انہوں نے آف تک نہیں کی۔یہ عظیم مثال ہمارے سامنے ہی تو ہے۔اللہ نے ہمارے نبیوں سے بھی قربانی مانگی تب جا کے ان کو اتنا اونچا مقام دیا۔۔ہم تو کچھ بھی نہیں وہ دو دو دن بھوکے رہتے وہ پھر بھی اللہ سے شکوہ نہ کرتے سونے کے لیے ہماری طرح کے بستر نہیں تھے ان کے پاس نہ ہی ہماری طرح ڈھیروں کپڑے تھے ایک ہی سوٹ ہوتا تھا ان کے پاس وہ پیوند لگا لگا کے پہنتے تھے۔۔وہ نبی تھے۔آغا جان بولے۔ان کی مثال مت دو۔کیوں نہ دو۔وہ ہمارے لیے مثال ہی تو ہیں دادا ابو۔تایا ابو نے اٹھ کر ہالے کے بالوں کو مٹھی میں جھکڑتے ہوئے چہرے پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے غرا کر کہا۔ہم جو

کہیں گے تم اس پر عمل کرو گی سنا تم نے۔احمد نے اٹھ کر تایا ابو کو دور کیا۔ہالے پر کیسی نے ہاتھ اٹھایا۔تو میں وہ ھاتھ توڑ دونگا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔وہ غصے میں اپنی انگلی اٹھا کر سب کو وارننگ دے کر بولا۔۔پھر اپنی بہن کو اٹھانے لگا جو درد کی شدت سے رو رہی تھی۔۔کیا کر دیا اس نے جو اتنا ظلم ہو رہا ہے اس پر۔کوئی ساتھ دے یا نہ دے میں اپنی بہن کے ساتھ ہوں سنا تم لوگوں نے۔۔تیری تو۔تایا ابو نے احسن کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ ہوا میں لہرایا ہی تھا کہ احسن نے وہ ہاتھ پکڑ کر جھٹک دیا۔میں ہالے نہیں تایا ابو۔کہ آپ کا اتنا ظلم سہوں۔کل کا چھوکرا میرا ہاتھ روکے گا۔وہ غصے میں منہ سے جھاگ نکلتے ہوئے آگے بڑھے۔اسلم۔۔آغا جان نے اپنے بیٹے کے بڑھتے ہوئے قدم روک لیے۔ختم کرو یہ ہاتھاپائی۔بابا جان آپ دیکھ رہے ہو اس کل کے لونڈے کو۔میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔تم اب کچھ نہیں کرو گے آغا جان بولے۔تو اسلم کو بھی چپ ہونا پڑا۔آغا جان نے باری باری سب کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔میرا بھی فیصلہ سن لو۔عرفان عالیہ۔احسن ہالے سب نے اک دوسرے کو دیکھا۔جو ہالے کا ساتھ دے گا ان کے لیے میں مر گیا۔کیا سب نے اک ساتھ زور سے بولا۔آغا جان ایسا ظلم مت کریں ہالے روتے ہوئے دادا ابو کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی کیوں جوڑ رہی ہو تم ان ظالموں کے سامنے ہاتھ یہ نہیں مانیں گے یہ فرعون ہیں۔احمد ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ عرفان نے آگے بڑھ کر احمد کو تھپڑوں سے مارنا شروع کر دیا۔یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔۔تم یہ کیوں بھول رہے ہو یہ تمھارے بڑے ہیں۔تم کو شرم لحز کچھ بھی نہیں تمھاری یہ جرات کیسے ہوئی یہ

سب بولنے کی۔۔ عرفان کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اس کو زمین میں زندہ گاڑ دیتے۔تو ان کو کس نے کہا میری بہن پر ہاتھ اٹھائیں وہ ہٹ دھرمی سے بولا۔وہ سہی کہ رہے ہیں وہ میرے بڑے ہیں وہ جو بھی فیصلہ کریں گے میں ان کے ساتھ ہوں عرفان نے یہ بول کر سب کو حیران و۔پرشان کر دیا۔ سنبھالو اپنی بہن اور ماں کو ان دونوں کو لے کر یہاں سے چلے جاو۔پپا یہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔وہی جو تم سن رہے ہو عرفان غرا کر بولا۔۔ عرفان سب کو حیران کرتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ یہ میرا ابھی آخری فصیلہ ہے آغا جان یہ کہ کر باہر چل پڑے اس کی دیکھا دیکھی میں اسلم بھی باہر چل پڑا

****

جب یہی بات احد کو پتہ چلی تو اس سے رہا نہیں گیا۔وہ ہالے سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔ایسا اس نے کیوں کیا۔وہ گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے سیدھا ہالے کے پاس آیا۔وہ ابھی قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی۔کرم دین ہالے کے پاس آیا۔یہ ان کا خاص ملازم تھا۔بی بی جی وہ احد صاحب آئے ہیں آپ کا پوچھ رہے ہیں۔ان سے کہ دیں مجھے نہیں ملنا۔ابھی وہ اتنا ہی بولی کہ وہ بنا نوک کیے اندر چلا آیا۔کیوں نہیں ملنا۔ہالے جلدی سے اپنا چہرہ ڈھاپنے لگی۔اس نے دوپٹے سے اپنا پورا چہرہ چھپا لیا۔ہالے یہ کیا حرکت ہے۔احد بے چینی سے بولا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تم میرے ساتھ ایسا کرو گی۔۔ہالے میں تو تمھاری محبت ہوں ایسا کیوں کر رہی ہو۔وہ ہالے کے

بالکل قریب بیٹھتے ہوئے افسوس سے بولا۔مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔لیکن مجھے کرنی ہے ہالے مجھے وجہ جاننی ہے ہالے کیوں مجھے جیتے جی مار رہی ہو۔تم تو مجھ سے محبت کرتی تھی کہاں گے وہ دعوائے وہ قسمیں۔اک پل کے لیے بھی تم مجھ سے دور نہیں راہ سکتی تھی اب کیا ہو گیا کیوں مجھے اور میری محبت کو آزما رہی ہو۔مجھے تمھاری ضرورت ہے۔ہالے۔مجھے تمھاری ضرورت نہیں مجھے اپنے اللہ کی ضرورت ہے۔ہالے نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔میں مر جاوں گا میں تمھارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تمھیں بانٹنا نہیں چاہتا۔کیسی کے ساتھ تمھاری محبت میں کمی برداشت نہیں کر سکتا۔تم نہیں جانتی تم میرے لیے کیا ہو۔مجھے جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔ہالے افسردگی سے بولی۔میں اللہ کی نظر میں اچھا رہنا چاہتی ہوں۔مجھے دینا کی پرواہ نہیں۔یہ تمھارا آخری فصیلہ ہے احد نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ہاں یہ میرا آخری فصیلہ ہے۔۔پھر بھی ہالے آج کا دن سوچ لو شاید تمھارے اس فیصلے پر تمھاری محبت غالب آجائے۔اگر تم مجھے پانا چاہتے ہو۔تو میں جیسی بھی ہوں تم کو قبول کرنا ہو گا۔۔کیا مطلب احد نے ہالے کو دیکھتے ہوئے کہا۔مطلب میں عبایہ لوں گی شادی کے بعد بھی۔پر یہ نہیں ہو سکتا۔احد بڑبڑاتے ہوئے خود کلامی میں بولا۔اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔لیکن ہالے نے بآسانی سن لی۔تو میرا فیصلہ بھی نہیں بدل سکتا اتنا یاد رکھنا ہالے بنا دیکھے احد کو بولی۔احد نے اپنی آستین سے چہرہ رگڑا۔پھر پتہ نہیں اس کے دل میں کیا آیا وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔دینا میں تم سے زیادہ مکمل کوئی دوسرا لڑکا نہیں بہت عرصہ پہلے کی کہی ہوئی ہالے کی بات اس کے ذہین میں گونجی۔اس کے کمرے میں قد

آور آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی نظر آئینے میں اپنے عکس پر پڑی۔ کیا میں اب خوبصورت نہیں رہا اس نے جیسے آئینے سے سوال کیا۔ کیا میں بدصورت ہو گیا ہوں۔ کیا اب میری آنکھیں دلوں کو تسخیر کرنے کے قابل نہیں رہی۔ کیا میری مسکراہٹ اپنی کشش کھو چکی ہے۔ کیا میری ناک ہونٹ اب پہلے جیسے حسین نہیں رہے وہ اپنی ایک ایک چیز کو ہاتھ لگاتے ہوئے سوچتا رہا۔ اس کا دم گھٹنے لگا وہ چپ چاپ کمرے سے باہر آیا۔ باہر آتے ہی اس نے لمبی سانس خارج کی۔ اس کا دل اب بھی تکلیف میں تھا۔ پانچ سال کی محبت کم نہیں ہوتی۔ ہالے نے اس سے محبت کی تو اس نے بھی اسے ٹوٹ کر چاہا تھا۔ ہر ہر لمحہ وہ اس کے ساتھ ہوتی تھی۔ وہ اس کے دل میں براجمان تھی۔ وہ اس کی محبت سے کبھی دستبردار نہیں ہونا چاہتا تھا۔ یا اللہ میں کیا کروں اس نے اپنے ماتھے کو سہلتے ہوئے اوپر آسمان کی طرف منہ کر کے کہا۔ تو میرا راستہ آسان کر دے۔ اس کے دل کی آواز آئی کیا ہوا اگر وہ عبایہ لے گی۔ ایک آواز اور آئی نہیں نہیں میں کیسے سب کو فیس کروں گا۔ وہ اسی کشمکش میں گاڑی تک آیا۔ وہ گاڑی کو اڑاتا ہوا لے گیا۔ وہ اتنا بے چین پوری زندگی میں کبھی نہیں ہوا۔۔ اسے زندگی نے سب کچھ دیا جو چاہا وہ ملا۔ زندگی اس پر بڑی مہربان تھی۔ وہ سارا دن سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا بنا مقصد کے۔ اسے وہ پل یاد آیا جب ہالے نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ یہ ہالے کو کیا ہو گیا تھا۔ اس نے تھک کر اپنا سر گاڑی کی پشت سے ٹکاتے ہوئے سوچا۔ نفرت کیسے کی جاتی ہے۔ اسے کبھی پتہ نہ چلا اس نے صرف محبت کی محبت بانٹی۔ اس کا ایمان صرف محبت پر تھا نفرت تو اس نے کبھی کیسی سے کی ہی نہیں تھی کوئی اس

سے نفرت بھی کرتا یہ اس سے پھر بھی محبت کرتا۔ہالے کی محبت سے دستبردار ہوناہالے کو بھول جانااتنا سہل نہیں تھا۔وہ ہالے کی مجبوری جانے بناہالے کو اپنا قصوروار سمجھنے لگا۔مجھے کچھ دن کچھ مہینے کچھ سال یاشاید پوری زندگی لگے ہالے کو بھولنے میں پر میں اسے بھول ضرور جاوں گااس نے اپنے دل میں عہد کیا۔

*****

پپا آپ مجھ سے ناراض ہیں جب اس کاپپا دفتر جانے کے لیے تیار ہورہا تھاہالےپپا کے کمرے میں چلی آئی۔۔پپامیں نے سب کا دل دکھایاہے۔۔میں اللہ کو کبھی نہیں مناپاوں گی۔وہ آئینے میں اپنے پپا کا عکس دیکھتے ہوئے بولی۔اک پل کے لیے اس کےپپا کے ٹائی باندھتے ہوئے ہاتھ روکے ۔دوسرے ہی لمحے وہ پھر سے ٹائی باندھنے لگا۔پپامیں جانتی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں پر میں کیاکروں مجھ سے کوئی راضی ہی نہیں ہوتا۔میں اللہ کوراضی کرتی ہوں توانسان ناراض ہوجاتے ہیں اوراگر انسان کوراضی کروں تو۔۔میرارب ناراض ہوجاتاہے۔ایک آنسوہالے کی آنکھ سے نکل کرراستہ بناتاہوانیچے کہیں گم ہوگیا۔وہ پپا کے کچھ اور قریب آئی اپنے ہاتھ پپا کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئےپپا کو دیکھا۔ایسی لمحے پپانے اپنے ہاتھ پیچھے کرلیے۔اورہالے کو بنادیکھے باہر چلے گے ۔یااللہ میں کیاکروں مجھ سے تیرے بندے راضی نہیں ہوتے۔وہ پھوٹ کررو پڑی۔

اس کی ماں نے اپنی بیٹی کواس قدر روتے ہوئے دیکھاتوبیٹی کے پاس چلی آئی میری بچی کیاہوا تجھے

۔وہ ہالے کو گلے لگاتے ہوئے چپ کروانے لگی۔عالیہ نے ہالے کا چہرہ اوپر کیا۔ممی مجھے کچھ نہیں ہوا۔میں بس رونا چاہتی ہوں۔ممی آپ نے کبھی کیکڑا دیکھا ہے مجھے اپنا موجود وہی کیکڑا لگتا ہے ۔محتاج بے بس مجبور۔اس نے اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپالیا۔مجھے یقین نہیں آتا ممی بیس سال پورے بیس سال۔۔میں اللہ کے بغیر کیسے رہی۔اور بیس سال اللہ مجھے کیسے برداشت کرتا رہا۔کیسے وہ مجھے ہر چیز دیتا رہا۔کیسے وہ مجھ پر اپنی عنایت کرتا رہا۔آخر وہ کیسے یہ سب نظر انداز کرتا رہا۔جن سے وہ محبت کرتا ہے ان پر آزمائشیں ڈالتا ہے۔بیس سال تک میں اسے نظر کیوں نہیں آئی مجھے سب دیتا رہا بنا مانگے بنا چاہے۔بنا احسان کیے۔اور میں بیس سال تک جیتی رہی اللہ کی محبت کے بغیر۔اور آپ سب مجھ پر رشک کرتے رہے میرے مقدر پر۔وہ گھٹنوں کے بل چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے وہ پپا کے روم میں بیٹھی اک بار پھر بلک بلک کر روتی رہی۔وہ روتے ہوئے بولی میں انسانوں کی محبت پا کر اپنے رب کی محبت بھول گی۔میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ عالیہ بیٹی کو روتے ہوئے دیکھتی رہی۔باہر کھڑا عرفان کا دل کٹ رہا تھا۔اپنی بیٹی کو اس قدر روتے دیکھ کر

***

آج صبح جب وہ رو رہی تھی تب سے عرفان کا دل کہیں نہیں لگا۔عرفان کو اپنی بیٹی سے بڑا پیار تھا ۔اس نے اپنے بیٹے سے بھی اسے زیادہ چاہا تھا۔۔اس کے آنسوں اسے تڑپنے کے لیے کافی تھے۔

منتیں مرادوں سے وہ اس کے آنگن میں آئی تھی۔ عرفان کو بڑی چاہ تھی۔ اس کی کوئی بیٹی ہو۔ پہلی بار جب اسے بیٹا ہوا تو وہ کچھ مایوس ہوتے ہوئے اللہ سے دعا کرنے لگا۔۔ آئے اللہ مجھے بیٹی کی بڑی خواہش تھی تو یہ جانتا ہے تو نے پھر بھی مجھے بیٹا دیا یہ تیرا احسان ہے مجھ پر۔۔ ایک اور احسان بھی کر دے مجھے اپنی رحمت دے دے بیٹیاں رحمت ہی تو ہوتی ہیں نہ۔ تو مجھے بیٹی بھی دے دے۔ پر اللہ نے دیر کر دی وہ شاید آزمانا چاہتا تھا۔ جب بیٹا دو سال کا ہوا۔ تو اس کا دل اک بار پھر بیٹی کی خواہش کرنے لگا۔ اب بھی اللہ کی طرف سے دیر تھی۔ اس نے سارے ڈاکٹروں سے اپنی بیوی کا چیک کروایا۔ پیروں فقیروں سے منتیں مانی۔ جس جس نے جو جو علاج بتائے۔ وہی علاج کیے پھر بھی بیٹی نہ ہوئی۔ پھر وہ اللہ کی رضا مان کر خاموش ہو گیا۔۔ پر دل سے بیٹی کی خواہش نہ نکال سکا۔ وقت کچھ اور آگے سر کا جب اس کا حسن سات سال کا ہوا تب شاید اللہ کو اس کے صبر پر پیار آیا۔ ہالے کی صورت ان کے گھر میں بھی بہار آئی۔ اس دن ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی آسمان بر آلودہ تھا کالے کالے بادلوں نے پورے آسمان پر قبضہ کیا تھا۔ صبح ہی صبح ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ وہ ابھی سو کر اٹھا تھا۔ اتنے خوبصورت موسم نے طبیعت ہشاش بشاش کر دی۔ عالیہ کی طبیعت رات ہی سے خراب تھی۔ وہ درد سے کرہانے لگی۔ ایسی لمحے عرفان اپنے کپڑے لینے کمرے کے اندر آیا وہ بنا عالیہ کو دیکھے سیدھا وارڈروب میں ڈریسز کا انتخاب کرنے لگا۔ کہ اسے کیسی کے کرہانے کی آواز آئی ایسی وقت اس نے پلٹ کر عالیہ کی طرف دیکھا۔ عالیہ کی حالت تشویشناک تھی وہ درد سے کرہا رہی تھی۔ وہ جلدی سے اسے سہارا

دے کر باہر آیا۔ کرم دین وہ اپنے مخصوص ملازم کو آواز دینے لگا۔ جی صاب جی۔ کرم دین جلدی سے دوڑتا ہوا عرفان کے پاس آیا۔ میں عالیہ کو ہسپتال لے کے جا رہا ہوں۔ حسن سو رہا ہے اس کا خیال رکھنا یہ اٹھے تو اسے دودھ پی لا دینا۔۔ اور بابا کو بھی بتا دینا۔ وہ کچھ ہدایتیں دیتے ہوئے۔ عالیہ کو گاڑی میں بیٹھانے لگا۔ اور خود آگے آ کر فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے ہسپتال کا رخ کیا۔۔ تین گھنٹے بڑی مشکل سے گزرے نرس نے آ کر ان کو بتایا آپ کے گھر میں بیٹی ہوئی ہے۔ وہ اچھا۔ بول کر خاموش ہوتے ہوئے سوچنے لگا۔ نرس کی بات کانوں میں ایک بار پھر گونجی آپ کے گھر بیٹی ہوئی ہے۔ کیا وہ اتنے زور سے چیخا کہ جاتی ہوئی نرس نے موڑ کر دیکھا۔ آپ ٹھیک تو ہیں مسٹر وہ کچھ تفتشیش سے آنکھوں میں حیرت لیے بولی۔ جی میں بالکل ٹھیک ہوں بات ہی اتنی خوشی کی ہے مجھ سے رہا ہی نہیں گیا وہ وہیں زمین پر سجدہ ریز ہوا۔۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔ اوپر آسمان کی طرف منہ کر کے رو پڑا۔ آپ رو۔ کیوں رہیے ہیں نرس نے کچھ تعجب سے عرفان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ تو خوشی کے آنسوں ہیں مجھے بڑی چاہ تھی بیٹی کی جو اللہ نے پوری کر دی۔ اس لیے آنکھوں سے آنسوں نکل پڑے اس نے نرس کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔ اس نے اپنے بیگ سے پیسوں کی مٹھی بھری۔ یہ میری بیٹی کے سر کا صدقہ آپ کیسی غریبوں میں تقسیم کر دیجیے گا۔ ہزار ہزار کے کچھ نوٹ وہ نرس کو دیتے ہوئے بولا۔۔ آج وہ اتنا خوش تھا اس کی خوشی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔ آپ کی بیوی کو ہوش آ چکا ہے کچھ ہی دیر میں ہم ان کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیں گے آپ مل لیجیے گا۔ وہی نرس اک بار پھر

آئی۔اور آتے ہی عرفان سے بولی۔میری بیٹی کیسی ہے وہ نرس کو دیکھ کر بولا۔وہ بھی ماشاءاللہ ٹھیک ہے۔اسے ہم نے آکسیجن کے لیے بھیج دیا ہے کچھ دیر میں وہ بھی آجائے گی وہ عرفان کو تفصیل سے بتاتے ہوئے بولی۔آدھے گھنٹے کے بعد اس کی بیٹی اور عالیہ کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا۔وہ اندر آیا۔سب سے پہلے وہ اپنی بیٹی کی کاٹ کے پاس آیا۔وہ چھوٹی سی گڑیا آنکھیں بند کیے سو رہی تھی۔سفید دودھ کے جیسے رنگت تھی اس کی گلابی گلابی ہونٹوں والی ستون جیسی ناک پتلے پتلے ہونٹ وہ سراپا حسن تھی۔معصومیت اس پر ختم ہوتی تھی۔وہ بے خبر سو رہی تھی وہ کوئی پرستان سے آئی پری لگ رہی تھی۔اس نے اپنی بیٹی کو کاٹ سے اٹھایا۔اپنی بازو میں بھرتے ہوئے سینے سے لگایا۔اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے ہونٹوں سے محسوس کیا۔عالیہ یہ سب دیکھ کر مسکرا دی۔عالیہ پتہ ہے اس کی ناک بالکل تمھارے جیسی ہے تیکھی اور لمبی وہ آنکھیں بند کیے بولا۔میں اس کا نام ہالے نور رکھوں گا وہ ایسی مدہوشی میں بولا۔اس کا مطلب کیا ہے۔عالیہ نے مسکرا کر پوچھا۔(چاند کے گرد بکھری روشنی)اس نے پھولوں جیسی گڑیا کو پیار کرتے ہوئے ایسی مدہوشی میں اپنی بیوی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دفتر میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔میری بیٹی کہاں غلط ہے۔۔پردہ کرنا تو اچھی بات ہے۔۔اگر وہ اللہ کا کہا مان رہی ہے تو اس میں برائی کیا ہے۔یہ بات اور ہے اس کو یہ خیال بیس سال بعد آیا۔اور بھی تو دینا میں ایسی کئی عورتیں ہیں جو عبایہ لیتی ہیں تو کیا ان کے خاندان والوں نے ایسا کیا۔

پھر بابا جان اور اسلم بھائی کو اتنا غصہ کس بات پر ہے۔ وہ سوچ سوچ کر تھک گیا۔ اس وقت میری تکلیف کی انتہا نہیں رہی وہ خود کلامی میں بولا۔ جب اسلم نے میری بیٹی پر ہاتھ اٹھایا۔ میں بھی تو چاچا ہوں ان کی آلادوں کا میں نے کبھی ان کے بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا تو پھر ان کو کس نے حق دیا یہ میری پھول جیسی بچی پر ہاتھ اٹھائے میری بچی کے ہونٹوں سے خون بہ رہا تھا وہ تکلیف میں تھا اسے آج خود پر بہت افسوس ہو رہا تھا کہ جب اس کے تایا نے ہالے پر ہاتھ اٹھایا تو میں نے کیوں اس کا ہاتھ نہیں روکا میں کیوں بت بنا کھڑا رہا۔ میں نے آج تک اس پر ہلکا سا غصہ بھی نہیں کیا اور اس نے تو حد ہی کر دی اس نے ایک نہیں پورے تین تھپڑ مارے۔ اور وہ تھپڑ اس کا کلیجہ چیر گے۔ آف میں اتنا سنگدل کیسے ہو گیا۔ میں نے تو اس کو غصے سے بھی کبھی نہیں دیکھا۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گا وہ اسلم کے عکس سے مخاطب ہوا میں بابا سے بات کروں گا کیوں کیا اس نے ایسا آخر کیوں اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے تین بار مارتے ہوئے سوچا۔ اور آج ہی کروں گا بات۔۔ وہ پکا ارادہ کرتے ہوئے خود کو تسلی دینے لگا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اپنی بیٹی کا ساتھ دونگا۔۔۔

❀❀❀

اس کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اس کا بھائی اسے اپنے فرینڈ کی مما سائیکاٹرسٹ کے پاس بھی لے گیا۔ اس نے بہت کوشش کی اسے نارمل کنڈیشن میں لے آنے کی۔ پر وہ بھی کچھ نہ کر

سکی کیا میں آپ کو پاگل لگتی ہوں وہ سائیکاٹرسٹ نادیہ سے بولی۔ ارے بیٹی کس نے کہا تم پاگل ہو۔ اور جو انسان سائیکاٹرسٹ کے پاس آئے کیا وہ پاگل ہوتا ہے وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔ میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں تمھارے دل میں کیا ہے۔ آنٹی کچھ بھی نہیں ہے میرے دل میں۔۔ اللہ نے فرمایا ہے پردہ کرو میں بس وہی کرنا چاہتی ہوں یہ سمجھتے ہیں میں پاگل ہوں۔۔ ارے بیٹی تو اس میں مسئلہ کیا ہے تم کرو۔ پردہ میں تمھارے ساتھ ہوں جو اللہ نے فرمایا ہے وہ بات حق ہے وہ نادیہ آنٹی کو دیکھ کر ہنستے ہوئے اپنے گھر آگئی۔ یہ اس کا معمول بن گیا تھا۔ وہ سارا دن جہاں بیٹھتی بیٹھی ہی رہتی۔ جب اذان کی آواز آتی تو کیسی معمول کی طرح اٹھ کر نماز ادا کرنے لگ جاتی۔ وہ پہلے بھی خاموش رہتی تھی اب تو اسے چپ سی لگ گی تھی۔۔ ماں باپ اور بھائی اس کا دل رکھنے کے لیے اس سے باتیں کرتے۔ وہ سنتی رہتی جب موڈ ہوتا تو ان کو جواب دیتی ورنہ وہ اکثر خاموش ہی رہتی۔ کتنے کتنے دن وہ کپڑے نہ پہنتی۔ سلوٹوں سے لگے کپڑے ۔ جب اس کا پپا اسے اس حالت میں دیکھتا اس کا دل کڑہ جاتا۔ اسے پہلے جیسی ہالے یاد آتی وہ کتنے کپڑے اور جوتیاں لیتی تھی۔ اس کی پاکٹ منی بھی کم پڑ جاتی یہ نہیں تھا وہ کپڑے صرف لیتی تھی ۔ وہ پہنتی بھی تھی وہ ہر روز نیا ڈریس پہنتی۔ اگر اس کے پپا یا ممی اسے روکتی کپڑے لینے سے تو وہ برا مان جاتی۔ اس گھر کے کیسی بھی فرد کو یہ بات گوارہ نہیں ہوتی کہ وہ ان سے ناراض ہو جائے ۔۔ اس لیے وہ جو بھی کرتی سب اس کے ساتھ دیتے۔ وہ اپنے کپڑوں پر ہلکی سی مٹی بھی برداشت نہ کرتی سلوٹ تو دور کی بات تھی۔ ایک بار اس کے بھائی نے اس پر کیچڑ اچھال دی وہ رونے لگ

گی اس نے آ کر کپڑے تبدیل کیے وہ یہی بات لے کر کئی دن تک روتی رہتی اس نے بھائی سے بات کرنی چھوڑ دی اور اب اس حالت میں کیوں اس کے پپا نے سوچا۔۔ وہ ہر چیز میں نفاست پسند تھی۔ اب کی ہالے نور اور پہلے کی ہالے نور میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ اس طرح کمرے میں راہ کر تم مر جاو گی ہالے اپنے آپ کو تباہ مت کرو۔ اس کے پپا نے ہالے کو پیار سے دیکھ کر کہا۔ وہ انہیں خالی آنکھوں سے دیکھتی رہی۔ باہر جانے سے کیا ہو گا پپا کیا ملے گا باہر سے۔ کچھ دیر بعد اس نے تھکے تھکے انداز میں اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے کہا۔ اندر راہ کر یوں گھر میں قید ہو کر کیا مل رہا ہے تمھیں اس کا پپا شاید آج بحث کے موڈ میں تھا۔۔ مجھے سکون ملتا ہے گھر میں وہ میز پر اپنے ناخنوں سے اڑھی ترچھی لکیریں کھینچتے ہوئے بولی۔ مجھے دینا سے ڈر لگتا ہے پپا مجھے وحشت ہوتی ہے باہر کے لوگوں سے پپا وہ جب بری نگاہ سے دیکھتے ہیں تو میرا خون کھول اٹھتا ہے میرا دل چاہتا ہے میں ان سب کو مار ڈالوں یا خود مر جاوں پپا ایسا لگتا ہے جیسے ان لوگوں کی کوئی اپنی ماں بہن یا بیٹی نہ ہو وہ پپا کو دیکھے بغیر بولی۔۔ کیوں بیٹی پہلے تو تمہیں کبھی ایسا نہیں لگتا تھا تو اب کیوں وہ ہالے کو بے چینی سے دیکھتے ہوئے بولے میں نہیں جانتی پپا۔ وہ اب بھی میز پر انگلیوں سے اڑھی ترچھی لکیریں بنا رہی تھی۔ بیٹی کیوں آزما رہی ہو ہمارے پیار کو۔ میں تو خود کیسی آزمائشیں میں اگئی ہوں پپا۔ وہ روتے ہوئے بولی پپا مجھے کہیں سکون نہیں ملتا۔ ایک بے کلی سی ہے میرے اندر۔ تمھارے ساتھ ہوں تم عبایہ لینا چاہتی ہو تم عبایہ لے سکتی ہو۔ میری اجازت ہے۔ شکریہ پپا اگر آپ کی اجازت نہ بھی ہوتی میں تب بھی یہ عبایہ لیتی۔ میرے رب نے جو فرمایا۔ سو

میں بھی اپنے رب کا کہا مان رہی ہوں۔ وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گی۔ اس کا پپا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

❀❀❀

آغا جان اس دن سے چلے گئے آج تک واپس نہیں آئے اس بات کو دو مہینے ہو گے تھے۔ آج اس کے تایا ابو ایک بار پھر ان کے گھر آئے۔ وہ آتے ہی سیدھے ان کے ابو کے کمرے میں چلے گے۔ ان دونوں میں کیا باتیں ہوئی اسے کوئی غرض نہیں تھی۔ نہ اسے کوئی تجسّس ہوا۔ وہ اپنے لیے چائے بنا رہی تھی کہ اس کا بھائی اس کے پاس چلا آیا۔ فیری تایا ابو آئے ہیں ان کے لیے بھی چائے بنادو۔ وہ بنا جواب دیے کٹیلی میں پانی ڈال کر اسے آنچ پر رکھ دیا وہ ایک بار پھر چائے بنانے لگی۔ وہ چائے بنا کر وہاں اپنے پپا کے روم میں دینے چلی گئی۔ وہ سلام کر کے چائے رکھ کر واپس آنے لگی کہ اس کے پپا نے روک لیا۔ ہالے بچہ ادھر بیٹھو وہ بنا آواز کیے پپا کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گی۔ کمرے میں حسن عالیہ بھی تھے۔ بیٹا آپ کے تایا ابو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں آپ سے۔ وہ پپا پر ایک نظر ڈال کر سر جھکتے ہوئے بولی۔ میں جانتی ہوں تایا ابو کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ میرا جواب آج بھی وہی ہے۔ تایا ابو۔ اگر میرا عبایہ۔ آپ کو ٹینشن نہیں دیتا تو بات آگے بڑھائیں۔ ورنہ وہ بات چھوڑ دیں۔ میں عبایہ نہیں اتروں گی۔ وہ سب کو حیران کرتے ہوئے آٹھ کمرے سے باہر چلی گی۔ تایا ابو کو اس پر بڑا غصہ تھا۔ یہ کل کی چھوکری میری بڑی بے عزتی کر کے گئی ہے۔ تو یہ

راشتہ یہی پر ختم سمجھ۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھ کر بولا۔ آج سے تو بھی آزاد ہے اور میں بھی۔ میں اپنے بیٹے کی شادی تیری چھوکری سے پہلے کر کے دکھاوں گا۔ وہ شدید غصے میں گرج کر بولا۔ تایا ابو پلیز آپ کے بیٹے کو لڑکیوں کی کمی نہیں تو ہماری بچی کو بھی کوئی کمی نہیں۔ رہی بات جلدی شادی کی تو کر کے دکھائیں۔ حسن نے اپنے بازو کے کف اوپر کرتے ہوئے غصے سے کہا۔ تایا ابو سمجھے وہ لڑنے کے لیے اپنے کف اوپر کر رہا ہے۔ اسے بہت غصہ آیا وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو مجھ سے لڑے گا۔ تیری اتنی ہمت ہو گی۔ تو تایا سے لڑے گا تایا ابو نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔ ارے ایسا کچھ نہیں بھائی عرفان اٹھ کر اسلم کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ ارے چھوڑ۔ آتو مجھ سے لڑ تایا نے ایک اور دھکا دیا حسن صوفے پر جا گرا۔ بس حسن نے اٹھ کر انگلی تایا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ بہت ہو چکا۔ پیار و کیں اپنے بھائی کو۔ ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ حسن چلو باہر عالیہ حسن کو باہر لے گئی۔ تو سن اب میں اپنے بیٹے کی شادی کا کارڈ دینے آوں گا۔ تو دیکھ میں اب کیا کرتا ہوں وہ غصے میں کمرے سے باہر جانے لگا کہ آگے سٹول پڑا تھا وہ سٹول کو کک مارتے ہوئے باہر چلا گیا۔ سٹول اس کے غصے کی تاب نہ لاتے ہوئے دور جا گرا۔

❀❀❀

احد کی شادی پورے خاندان کے لیے دھماکے سے کم نہیں تھی آج اس کا تایا اک بار پھر ان لوگوں کے گھر آیا۔ عرفان گھر پر نہیں تھا وہ سیدھا اپنی بھاوج کے پاس آیا۔ یہ لو کارڈ میرے بیٹے

کی شادی کا وہ گردن اکڑا کر فخر سے بولا۔ وہ اتنا خود غرض ہو سکتا تھا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ہالے کو ضرور لانا شادی پر۔ اس نے خود غرضی کی انتہا کر دی۔ عالیہ نے اک نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس نظر میں کیا کچھ نہیں تھا۔ دکھ۔ گلہ۔ ارمان۔ غم۔ تکلیف۔ صبر۔ سب کچھ تو تھا اس ایک نظر میں۔۔ وہ اتنا ہی بولی۔ کاش بھائی آپ کی بھی کوئی بیٹی ہوتی۔ میں تب پوچھتی آپ سے عالیہ نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ تایا کے دل کو کچھ ہوا وہ نظر جھکا کر چلا گیا۔ آخر وہ تھا تو انسان ہی نہ۔۔۔ ہالے کی ذہنی کیفیت بہت خراب تھی۔ ہالے نے بھی احد کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ احد ایسا بھی کر سکتا ہے۔ اللہ جس سے محبت کرتا ہے۔ اسے اویسی جگہ سے آزماتا ہے جس سے وہ حد سے بھی زیادہ محبت کرتے ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے میڈم نزہت کی کہی ہوئی بات ہالے کے ذہین میں گونجی۔ تو کیا میں اللہ کو پیاری ہو گی ہوں۔ کیا اس نے مجھے معاف کر دیا۔ وہ مجھے بھی تو آزما رہا ہے احد مجھے سب سے پیارا ہے وہ مجھے اس سے ہی تو آزما رہا ہے۔۔ وہ یہ سب سوچتے ہوئے خود کلامی میں بولی۔ ماں جو اسے دلاسے دینے آئی تھی اس کی ذہنی کیفیت سے باخبر ہو گی۔ ہالے میری جان کیا۔ بول رہی ہو۔ عالیہ ہشاش بشاش لہجے میں بولی۔ ممی کچھ بھی نہیں ممی مجھے باہر لے چلیں میرا یہاں دم گھٹ رہا ہے اس کمرے میں۔ ہالے بے چینی محسوس کرتے ہوئے بولی۔ ہالے اٹھ کر جانے ہی لگی کہ عالیہ بازو سے پکڑ کر اسے باہر لے آئی۔

وہ باہر لان میں آئی۔۔ ماں نے لان میں رکھے کرسیوں پر ہالے کو بیٹھایا۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے۔ انکھیں بند کیے بیٹھی رہی۔ جوس پیوں گی۔ ماں اس کی خاموشی سے اکتا کر بولی۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ منہ سے کچھ نہیں کہا۔ پتہ ہے مما آج میں بہت خوش ہوں۔ کیوں کہ مجھے میرے اللہ نے معاف کر دیا۔ وہ بنا مما کو دیکھے بول رہی تھی۔ ہالے یہ تم کیا بول رہی ہو۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ مما اللہ جب انسان سے محبت کرتا ہے اسے ایسی جگہ سے آزماتا ہے جس سے وہ۔ بے انتہا محبت کرتا ہو۔ اللہ بھی دیکھنا چاہتا ہے کہ کون کون اس کا فرمانبردار ہے۔ مما میں نے بھی تو۔ احد کو بے انتہا چاہا ہے۔ اور دیکھو اللہ مجھے بھی تو ایسی سے آزمارہا ہے۔ اس کا مطلب میرے اللہ نے مجھے بھی معاف کر دیا۔ یہ میرے لیے ازمائش ہی تو ہے۔ اب مجھے احد کے بنا جینا ہو گا۔ اور اللہ جس سے محبت کرتا ہے ایسی پر ازمائش ڈالتا ہے۔ اور اللہ مجھے سے محبت کرنے لگا ہے۔۔ اس کا مطلب صاف ہے وہ مجھے معاف بھی کر چکا ہو گا۔ ورنہ وہ مجھے اس ازمائش میں نہ ڈالتا۔ وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی۔۔۔ ہالے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ اٹھو اب کافی سردی ہو رہی ہے اندر چلو۔ نہیں مما مجھے ابھی بیٹھنا ہے۔ مما میں احد کی شادی میں جاوں گی۔ کیا عالیہ اس پل کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔ تم پاگل ہو گئی ہو۔ ماں کو اس کے دماغی حالت پر شبہہ ہوا۔ کیا کہیں گے لوگ کیا ہو گیا ہے میری بچی تم کو۔ ہوش کرو۔ ممی اب ہوش کا کیا فائدہ۔ وہ بے اختیاری میں بولی اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔ عالیہ اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔ عالیہ نے اس کے گالوں پر آنسوں بہتے دیکھے۔ ہالے میری جان روتے نہیں ہیں۔ مما کا یہ کہنا تھا ہالے ایک بار پھر بکھر گی وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر بلک بلک کر رو پڑی۔ حسن نے ہالے کو اس قدر روتے دیکھا۔ تو وہ بھی روتا ہوا اس کے پاس ایا۔۔ وہ کیسی کام سے گھر آیا تو

بہن کو روتے ہوئے دیکھ کر سیدھا ادھر چلا ایا۔ فیری حسن نے اپنی بہن کو گلے سے لگا کر پکارا۔ روتے نہیں ہیں دیکھو اپکا بھائی آپ کے پاس ہے۔ تو رونا کیسا۔ چلو میری جان اپنے آنسو صاف کرو حسن نے ہالے کو ٹشو دیتے ہوئے کہا۔۔ چلو آج ہم ڈنر باہر کرتے ہیں کیا خیال ہے مماوہ ماں کو دیکھتے ہوئے بالا۔ بھائی مجھے کہیں نہیں جاناوہ میز پر سے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔ میں بہانہ نہیں سنوں۔ گا۔ جلدی سے تیار ہو جاو میں گاڑی میں تمھاراانتظار کر رہا ہوں۔ وہ بھائی کی بات کو نہ ٹال سکی۔ مما میرا دل نہیں چاہ رہا باہر جانے کے لیے۔ آپ بھائی کو منع کریں نہ۔۔ وہ ماں سے۔ بولی۔ بیٹا کبھی کبھی جس چیز کے لیے دل نہ بھی چاہتا ہو دوسروں کی خوشی کے لیے کرنا پڑتا ہے۔ بھائی کی خوشی کے لیے ہی چلی جاو وہ بیٹی کو پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی۔ وہ بھی چپ چاپ اٹھ کر کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی

❀❀❀

آج احد کی شادی تھی آج صبح سے ہالے کی طبعیت خراب تھی اسے چکر آرہے تھے۔ مما میں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتی ہوں۔ کیا ہوا میری بچی وہ فکرمندی سے بولی۔۔ چلو بیٹی میں لے چلتی ہوں۔ نہیں ممی میں خود جاوں گی۔ میں ڈاکٹر سے ہو کر میڈم کے پاس جاوں گی۔ بیٹی تم اکیلی کیسے جاو گی۔ عالیہ نے کچھ پریشانی میں کہا۔ ممی آپ پریشان نہ ہوں میری طبیعت اتنی بھی خراب نہیں۔ اور کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ میں فاطمہ سے نہیں ملی کالج کی بھی چھٹیاں ہیں۔ مما میرا دل چاہتا ہے

میں فاطمہ سے ملو۔ تو کس نے روکا ہے میری فیری کو۔ بھائی نہ جانے کب سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ مما آپ ٹینشن نہ لیں میری فیری اب بالکل ٹھیک ہے۔ حسن نے ان دونوں کی باتوں میں مداخلت کرتے ہوئے کہا ساتھ میں ماں کو تسلی دی۔ چلو فیری میں تم کو میڈم کے پاس لے چلتا ہوں وہ ہالے کو پیار سے دیکھ کر بولا۔ یہ ٹھیک ہے آپ مجھے میڈم کے پاس چھوڑ دیں وہ بھی بھائی کی بات پر متفق ہوتے ہوئے بولی۔ وہ دونوں اک دوسرے کے آگے پیچھے باہر نکل گے۔

❀❀❀

وہ میڈم کے پاس آئی۔ کیسی ہے میری گڑیا۔ نزہت میڈم نے خوشی سے ہالے کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔ میڈم آپ کے سامنے ہوں۔ بالکل ٹھیک۔ ہالے نارمل لہجے میں بولی۔ اور نظریں ادھر اودھر دوڑانے لگی۔ میڈم فاطمہ کب آتی ہے۔ وہ تو چار سے پہلے نہیں آتی ابھی تو تین ہیں۔ کیوں کوئی کام تھا۔ وہ ہالے کو دیکھ کر بولی۔ نہیں نہیں میڈم ملنے تو آپ سے آئی تھی سوچا فاطمہ سے بھی ملاقات ہو جائے گی اس نے میڈم نزہت کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔ کوئی بات نہیں ایک گھنٹہ تم میرے پاس بیٹھ جاو وہ بھی آجائے گی۔ جی میڈم یہ بات ٹھیک ہے۔ اچھا قرآن پاک کی تفسیر پڑھ رہی ہو۔ جی میڈم پڑھ رہی ہوں۔ کچھ سمجھ نہ آئے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ میڈم اک بات پوچھوں آپ سے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔ اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے میڈم نے۔ آلو چھلتے کہا۔ میڈم اللہ انسان کو کن کن چیزوں سے آزماتا ہے۔ یہ تم نے کیوں

پوچھا اس نے ہالے کو بنا دیکھے کہا۔۔ میڈم بتائیں نہ۔ دولت سے الاد سے کیسی کو بہت امیر بنا کر کیسی کو بہت غریب بنا کر۔ کیسی کو الاد دے کر کیسی کو الاد نہ دے کر۔ کیسی سے محبت چھین کر وہ مالک ہے وہ ہر چیز سے آزما سکتا ہے۔ میڈم اگر ہم کیسی سے بے انتہا محبت کرتے ہوں اور وہ محبت نہ ملے اور صبر بھی نہ آئے تو اس حالت میں کیا کریں۔ آج نزہت میڈم کو ہالے کچھ الجھی الجھی سی لگی۔ اس کی آنکھیں بھی ویران ویران سی لگی۔ جب وہ پہلی بار ان سے ملنے آئی تھی تو اس کی آنکھیں روشن تھی آج وہی آنکھیں اجڑی تھی۔ ہالے تم ٹھیک تو ہو نہ۔ میڈم نے اک نظر ہالے پر ڈالی۔ جو اپنی ہی سوچوں میں کہیں گم تھی۔ ہالے میڈم نے اک بار پھر آہستگی سے اسے پکارا۔ آج اس کی شادی ہے وہ بے اختیاری میں بولی اور آیک آنسوں ہالے کی گالوں سے لڑ کھڑاتا ہوا۔ گالوں پر راستہ بناتا ہوا کہیں نیچے چلا گیا۔ کیا میڈم نزہت کے ہاتھ کانپے۔ یہ تم کیا بول رہی ہو۔ میڈم کی آواز لڑکھڑائی۔ ہالے نے سر اٹھا کر میڈم کو دیکھا۔ میڈم یہی سچ ہے آج اس کی شادی ہے۔۔ اس کا مطلب ہے اللہ نے تمھاری ساری خطائیں معاف کر دی۔ تمھیں تو خوش ہونا چاہیے۔ کئی لوگوں کو میں نے دیکھا ہے وہ کتنے سال ازمائش میں مبتلا رہتے ہیں کوئی بیمار ہوتا ہے وہ بیماری سے کتنے عرصے تک لڑتا ہے۔۔ تب اللہ ان کو معاف کرتا ہے۔ میڈم آہستگی سے بولی۔ ہالے نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا اور بولی۔ میڈم میری ازمائیش شروع ہوئیں ہیں ختم نہیں ہوئی۔ مجھے تو ابھی یہ بھی پتہ نہیں یہ ازمائش ہے یا کوئی گناہ کی سزا۔ کیا میں احد کے بنا جی پاوں گی۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا اتنی لمبی زندگی میں کیسے جیوں گی۔ جس کے بنا اک پل بھی جینا مشکل تھا۔ اب

اس کے بغیر کیسے جیوں گی۔۔ میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا۔ یہ راہ بہت مشکل ہے۔ اس راہ میں بہت آزمائش ہوں گی۔ یہ راہ بڑی کھٹن ہے۔ کیا تم پچتا رہی ہوں۔ نزہت میڈم نے ہالے کے چہرے کے تاثرات جانچے۔ نہیں میڈم ایسا مت سوچیں میں اللہ کی راہ میں آکر کبھی نہیں پچھتاؤں گی۔ میرے مسئلے کبھی نہیں سلجھائیں گے میری زندگی خود اک پہلی ہے۔ جس کو میں کبھی حل نہیں کر سکوں گی۔۔۔ پتہ نہیں اسے اتنی مایوسی اور بے زاری کس بات پر تھی۔ پر تھی ضرور۔۔۔ پتہ ہے تمھارا مسئلہ کیا ہے میڈم اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ تم یہ بات سمجھ نہیں پا رہی۔ تم ایک ہی بات کو سوچ سوچ کر تھکنے اور اداس ہونے لگتی ہو۔۔ خود کو منفی در عمل سے بچائے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔ صبر ایسی چیز کا نام ہے خود کو منفی رد عمل سے روکنا اور مثبت سوچ پر جمائے رکھنا۔ کبھی تم پر شیطان کا غلبہ ہونے لگے تو اللہ کے صفاتی نام یاد کر لینا۔ اور یہ سورت پڑھ لینا جس کا۔ (ترجمہ) یہ ہے اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔۔۔۔ وہ سانس روکے بنا پلک جھپکے وہ یک ٹک میڈم کو دیکھنے لگی۔ پھر اچانک بہت سارے آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے گرنے لگے۔ میڈم ایم سوری۔ وہ بھیگی آواز میں کہتی اسی طرح میڈم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کہیں پلک جھپکنے سے میڈم منظر سے غائب نہ ہو جائے

----

مجھے اس کے سوا کچھ دکھائی کیوں نہیں دیتا۔ مجھے لگتا ہے میرا۔ حساب شروع ہو چکا ہے۔ میں نے کیوں ہاں بول دی تھی۔ اس کا انتظار تو کرتا.. مجھ پر بھی تو واجب تھا انتظار اس کا۔ اب مجھے جینا ہے ہالے کے بنا۔ جس کے بنا میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ میری روح میں پیوست تھی۔ جو میری سوچ سے باہر آتی ہی نہیں تھی۔ وہ میرے دل کے بہت پاس تھی۔ احد کی آج شادی تھی۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑا اپنا احتساب کر رہا تھا۔ بیڈ پر دلہن بنی بیٹھی حنا اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اور انتظار اتنا طویل ہوا کہ وہ وہی پر سو گی۔۔ میرا قصور نہیں تھا مجھے ہالے نے ہی مجبور کیا یہ قدم اٹھانے کو۔ وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ ایک ہاتھ اپنی کیمل رنگ کی جرسی کی جیب میں ڈالے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ منہ میں دبائے وہ کہیں سوچوں میں گم تھا۔۔ اسے اپنا ہوش ہی کہاں تھا۔ اسے تو وقت کا اندازہ بھی نہ ہو سکا۔ رات گہری ہو رہی تھی۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔۔ آنسوں سے بھیگے چہرے کے ساتھ وہ اپنا اور ہالے کا احتساب کرنے میں مگن تھا۔ ہالے تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔ میری آہ لگے گی تم کو۔ میری بد دعا ہے تمہیں۔ تمہیں بھی کہیں سکون نہ ملے۔ میری طرح بے چین رہو۔ میری طرح تم بھی راتوں میں جاگو۔ اس نے سگریٹ کو مسلتے ہوئے دل میں ہالے کو بد دعا دی۔ کیا کمی تھی میرے پیار میں کیوں میرے لیے پل پل جینا مشکل بنا دیا۔ موت کو بھی بلواں وہ بھی تو نہیں آتی ۔وہ بھی تمھاری طرح بے وفا ہے تمھارے ہی طرح خود غرض بھی ہے۔ اب میں کیسے جیوں گا۔

پانچ سالوں میں۔۔ میں نے صرف تمھیں سوچا ہے تمھیں دیکھا ہے اور تمھیں ہی تو چاہا ہے۔ اور کچھ بھی تو نہیں چاہا میں نے۔ جب تمھاری اور میری منگنی ہوئی تھی۔۔ اس دن سے میں نے تمھیں اپنا سب کچھ سمجھ لیا تھا۔ اور تم نے کیا۔ کیا۔ میرے ساتھ۔ اس کا سر پھٹنے لگا۔ اس کا دم گھٹنے لگا اس کمرے میں۔ اس نے کھڑکی بند کی پردہ آگے سرکایہ۔ اس نے اک نظر بیڈ پر سوتی ہوئی. بے خبر اپنی بیوی پر ڈالی۔ جو چند گھنٹے پہلے ہی اس کی زندگی میں آئی تھی جس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اس کا ہمسفر اس کا نہیں۔ کمرے سے باہر چلا ایا۔۔

❀ ❀ ❀

وہ کمرے سے نکل کر لانگ ڈرائیو پر نکل گیا۔ وہ ساری رات گاڑی سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ اسے پھر بھی کہیں سکون نہ ملا۔ اس نے گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک تیز کر دی۔ سٹیرنگ پر جمے اس کے سرخ وسفید ہاتھوں کا رواں بھی ظالم لگ رہا تھا۔ اسے پتہ نہیں کس بات کا غصہ تھا۔ ہالے کی باتیں سوچ سوچ کر اس کا دماغ شل ہو چکا تھا۔ اس نے گاڑی کو ایک جھٹکے سے روکا۔ گاڑی چرچراتے ہوئے اک ہی پل میں روک گی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے مکا بناتے ہوئے سٹیرنگ کو مارا۔ کیوں کیا ہالے نور۔ میرے ساتھ تم نے ایسا۔۔ کیوں کیا وہ شدید غصے میں چیخا۔ اس نے اپنا سر زور سے سٹیرنگ سے ٹکرایا۔ پھر اس نے اک ٹھنڈی سانس خارج کی۔۔ کیا بگاڑا تھا میں نے تمھارا۔ اس نے اپنی آواز دھیمی کر لی۔ اگر چھوڑنا ہی تھا۔ تو پیار کا جھوٹا وعدہ نہ کیا ہوتا۔ کوئی آس

نہ دی ہوتی۔ وہ اک بار پھر چیخا۔ میرا رب تمھیں کبھی معاف نہیں کرے گا ہالے نور۔ وہ تھک کر اپنا سر سہلانے لگا۔ اس کے سر میں درد کی ٹیس اٹھ رہی تھی۔ وہ سر کو دونوں ہاتھوں سے دبانے لگا۔ اس کی کنپٹی پر اک رگ ابھری اس نے سختی سے وہ جگہ مسلی۔ تمھیں میرے ایک۔ ایک دکھ کا حساب دینا ہو گا وہ ہالے کے عکس سے بولا۔ آج سے میں بھول جاوں گا کہ کبھی تم سے میرا پیار کا راشتہ بھی تھا۔ تم میرے لیے قابل نفرت ہو۔ ہالے نور۔ میں تم سے صرف نفرت کرتا ہوں۔ اور کرتا رہوں گا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے سوچا۔ پر یہ میرے اختیار میں بھی تو نہیں اس نے اپنی بند پلکیں اک بار پھر کھولی۔ اس بار اس کی آنکھوں میں نہ غصہ تھا۔ نہ شکایت۔ اگر تھا تو غم تکلیف دکھ۔ ہالے میں تم سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کر سکتا۔ میں کیا کروں کہ مجھے تم سے بے انتہا نفرت ہو جائے۔ وہ اپنا سر گاڑی کی پشت سے ٹکاتے ہوئے سوچنے لگا۔ کہ اسی لمحے اس کے موبائل پر بپ ہوئی اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا۔ اس کے پپا کی کال تھی۔ اس نے موبائل کو فلیٹ موڈ پر لگاتے ہوئے۔ اپنا موبائل پوکٹ میں ڈال دیا۔ وہ اس کنڈیشن میں نہیں تھا کہ اپنے پپا سے بات کرتا۔ بھلا محبت خود سے تھوڑی کی جاتی ہے۔ اگر محبت کرنے کا حق میرے اختیار میں ہوتا تو بخدا میں تم سے کبھی محبت

نہ کرتا۔ وہ ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے خود کلامی میں بولا۔۔ گال پر پھسلتا ہوا آنسو اس نے بے دردی سے صاف کرتے ہوئے تصور میں وہ اپنی دشمن جاں سے مخاطب ہوا۔ جانے اس محبت

میں اور کون کون سے غم اٹھانا ابھی باقی تھے۔اگر میری یکطرفہ محبت ہوتی تو مجھے قرار مل جاتا ۔پر تم نے بھی تو مجھے چاہا تھا۔ پھر ایسا کیا ہوا۔وہ تھک چکا تھا۔سوچوں سے رشتوں سے۔اپنے آپ سے۔

صبح صادق وہ گھر لوٹا۔گھر آتے ہی وہ اپنی ممی پپا کو پریشانی میں کھڑے پایا۔پپا کرسی پر بیٹھے شاید اس کا انتظار کر رہے تھے۔پاس ہی اس کی ممی کیسی کو کال کر رہی تھی۔اس کو آتے ہوئے دیکھا تو کال کاٹ دی۔وہ پریشانی میں اس کے پاس آئی۔میرا بچہ کہاں تھے۔پوری رات ہم پریشان تھے وہ اسے دیکھتے ہی بولی جس کے بکھرے بال سوجی آنکھیں آنکھوں کے نیچے لال ڈورے میلے کپڑے اس بات کا ثبوت دے رہے تھا کہ اس کی حالت ٹھیک نہیں۔وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔بولتا کیوں نہیں کچھ۔اس کو نہ بولتے پا کر اس کا پپا پریشان ہو کر بول اٹھا۔مرنے گیا تھا پر موت نہیں آئی۔وہ ہالے کی طرح بے وفا بے رحم ہے وہ چیخ ہی تو پڑا۔اللہ نہ کرے یہ کیسی باتیں کر رہے ہو میری عمر بھی تجھے لگ جائے میرے بچے۔ماں نے احد کے ماتھے پر بھوسہ دیتے ہوئے کہا۔وہ دونوں ہاتھوں سے ماں کی کمر کے گرد لپٹ کر روتے ہوئے بولا۔۔ممی مجھ سے موت بھی ناراض ہے۔وہ آتی ہی نہیں مجھ سے نہیں جیا جائے گا۔میں تھک گیا ہوں خود سے لڑتے لڑتے ۔۔بیٹا ایسا نہیں بولتے ماں صدقے۔کیا ہو گیا ہے میرے لال کو۔تیری شادی ہو گی ہے اب تجھے

خوش ہونا چاہیے۔نہ کہ تو اداس ہے ماں فکر مندی سے احد کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔ ممی ایک بات پوچھوں۔وہ انسوں کو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔ہاں میرے لال تو اک نہیں سو پوچھ۔ ماں صدقے جائے ممی۔ کہتے ہیں عورت اپنی پہلی محبت تا عمر نہیں بھول سکتی کیا یہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو ہالے کیوں بھول گی ہے مجھے۔۔ کیا میری محبت میں کوئی کمی تھی۔۔یا میرے خلوص میں۔ماں کے ہاتھ لمحے بھر کے لیے تھمے۔ماں کو اپنے بیٹے کی دماغی حالت پر شبہہ ہوا۔ماں نے ایک گہری سانس بھری تو اس کلموہی کا نام بھی مت لے وہ تیرے لائق ہی نہیں تھی اچھا ہوا اس سے تیری جان چھوٹ گی۔۔اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ایک بات پہلے تم مجھے بتاؤ تم نے پہلی محبت کس سے کی تھی۔ ممی سچ بتاؤ سب سے پہلی محبت آپ تھی۔ دوسری اور آخری محبت ہالے نور ہے۔ وہ اتنا ہی بولا کہ ایسی لمحے اسے اپنی غلطی کا بھی احساس ہوا۔ یہ میں کیا بول رہا ہوں اس نے دل میں سوچا۔ایسی پل اس نے اپنی زبان دانتوں کے تلے دبالی۔۔ماں نے پہلے اسلم پھر اپنے بیٹے کو دیکھا۔بیٹا تم یہ کیا بول رہے ہو۔ ممی سچ بول رہا ہوں مجھے کوئی ندامت نہیں ہوئی یہ کہتے ہوئے۔وہ نہیں کرتی محبت مجھ سے نہ سہی یہ اس کا ظرف۔پر میں نے سچے دل سے اسے چاہا ہے۔میں نہیں جی پاوں گا اس کے بنا۔ماں کو غصہ بہت آیا پر وہ پی گی۔ بہت احتیاط سے بولی۔ بیٹا تقدیر کے زخموں کی سزا خود کو نہیں دیتے۔وہ تمھارا کل تھی۔ جو آج ہے اس کے بارے میں سوچو۔اب تم اگر خود کو یوں زندگی کے دھارے سے کاٹ لو گے تو مر جاو گے۔ماں نے نرمی سے کہا۔ ممی کیا میں زندہ ہوں۔اگر سانس لینے کا نام زندگی ہے تو واقعی میں زندہ ہوں زندگی میں زندہ

رہنے کے لیے زندگی کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ورنہ سانس کون نہیں لیتا۔جانور بھی سانس لیتے ہیں پودے بھی سانس لیتے ہیں جیسے وہ زندہ ہیں میں بھی تو اب ویسے ہی زندہ ہوں ممی۔کیسی جذبے کیسی احساس کے بغیر۔ماں نے اسے دیکھا وہ ماں کو بدلہ بدلہ اور تھکا تھکا سا لگا۔احد کبھی کبھی انسان کو سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے۔جو دلہن تمھارا انتظار کرتے کرتے سو گی تھی وہ میری بھی کچھ لگتی ہے۔میں نے تم سے پوچھا تھا اس راشتے کے لیے تم نے اپنی رضامندی سے ہی یہ شادی کی تھی کوئی زور زبردستی سے نہیں کی ہم نے جب تم اپنی مرضی سے ہامی بھری تب جا کے میں نے اپنی بہن سے حنا کو تمھارے لیے دلہن بنا کے لے آئی ہوں۔اب کیوں تم خوش نہیں ہو۔ممی مجھے نہیں پتہ پر یہ سچ ہے میں ہالے کے بنا نہیں جی پاوں گا۔میں نہیں جانتا ہالے میرے دل و دماغ میں کب آئی۔مجھے لگتا ہے اب عمر بھر پچھتاوے کی آگ میں جلنا میرا نصیب ہے۔اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر اس کی ممی کے دل کو کچھ ہوا۔بیٹے کی آنکھیں لال اور سوجی ہوئی تھی۔ماں سے دیکھی نہ جا رہی تھی۔وہ ماں تھی اور ماوں کو اولاد سے بڑی محبت ہوتی ہے۔۔ماں نے تڑپ کر اپنے بیٹے کو سینے سے لگا یا۔۔

ممی ایسا کیوں ہوتا۔آپ جس کو دل سے چاہو وہ اتنا ہی لاتعلق کیوں ہوتا ہے۔ماں نے اسے گلے سے لگائے سنگل صوفے پر بیٹھا دیا ساتھ خود بھی بیٹھ گی۔جب کہ اسلم دروازے کے پاس ہی کھڑا ان ماں بیٹے کی باتیں سن رہا تھا۔وہ ان دونوں کے قریب آیا اپنے گلے کو کھنکار کے اپنے

ہونے کا احساس دلایا۔ ان دونوں نے چونک کر دیکھا۔ جو کچھ تم بول رہے ہو کیا یہ سچ ہے اسلم نے احد کو بے یقینی سے دیکھا۔ جی پپا احد نے اپنا سر جھکا لیا۔ تو تم نے یہ شادی کیوں کی۔ پپا مجھ سے غلطی ہو گی۔ میں تو سمجھا تھا اہالے مجھے پسند کرتی ہے۔ تو میں اب اس کو سزا دینا چاہتا تھا۔ پر میں جان گیا ہوں پپا میری یہ محبت یکطرفہ تھی۔ پپا یہ یکطرفہ محبت بڑی تکلیف دیتی ہے بڑی اذیت دیتی ہے۔ وہی اذیت جس سے آج آپ کا بیٹا گزار رہا ہے۔۔ بس کر دو کیا سمجھتے ہو خود کو کب تک چلے گا ایسا بیٹا۔۔ پپا میں تھک گیا ہوں میرا جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے۔ میں اندر سے ٹوٹ گیا ہوں مجھے بکھرنے سے بچا لیں وہ اپنے پپا کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولا۔ میں ہمیشہ کے لیے سونا چاہتا ہوں ابھی وہ کچھ اور بولتا۔ کہ حنا نے تالیاں بجانی شروع کر دی۔ واہ مان گی آپ سب کو۔ کیا محبت ہے ڈرموں میں ایسی محبت دیکھ کر میں یقین ہی نہیں کرتی تھی پر یہ حقیت ہے اس پر تو یقین کرنا ہی پڑے گا۔۔ ایک سوال کا جواب مجھے بھی دے دیں۔ وہ اپنی ساس سسر کو دیکھ کر پھر احد سے بولی۔ کیسا سوال۔ احد نے بے رخی سے کہا۔۔ کیوں کیا آپ سب نے میرے ساتھ ایسا۔ وہ اک پل کے لیے تھم سا گیا۔۔ کیا بگاڑا تھا میں نے اور میری مما نے۔۔ آپ لوگوں کا۔ جس کی اتنی بڑی سزا دی۔ کیوں مجھے ایک ایسے شخص کے پلے باندھ دیا جو میرا تھا ہی نہیں وہ کبھی اپنی ساس کو تو کبھی احد کو دیکھتی۔۔ جب آپ اسے نہیں بھول سکتے تھے تو میری زندگی کیوں برباد کی۔ کیوں میری زندگی میں آپ آئے۔ کیوں میری زندگی کو تماشا بنا دیا۔ وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو اپنے اندر اتراتے ہوئے بولی۔۔ بہو تم کیا بول رہی۔ آنٹی پلیز۔ مجھے جھوٹی اس مت دیں اس

کے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گی۔۔میں سب کچھ سن چکی ہوں۔مجھے میرے سوال کا جواب دیجئے وہ احد سے بولی۔میں فالتو باتوں کا جواب دینا پسند نہیں کرتا وہ رخ موڑتے ہوئے قہر برساتی نظروں سے حنا کو دیکھ کر بولا۔پھر کھڑا ہوتے ہوئے ایک ہاتھ اپنی بیلوپنٹ کی جیب میں ڈال کر اور دوسرے ہاتھ سے سگریٹ نکلتے ہوئے سگریٹ سلگانے لگا۔۔سنو بیٹی ابھی تمھاری ماں آنے والی ہو گی تم جلدی سے جا کر کپڑے چینج کر لو اچھے سے تیار ہو جاو۔کیا سوچے گی تمھاری ماں۔۔ آنٹی میں کس کے لیے تیار ہوں اس کے لیے جو میرا ہے ہی نہیں عورت جب تیار ہوتی ہے وہ سب سے پہلے اپنے مزاجی خدا۔اپنے شوہر کو دکھانے کے لیے ہوتی ہے۔وہ چاہتی ہے وہ ہر روپ میں اسے اچھی لگے۔اور اس کے شوہر کا اک جملہ تم اچھی لگ رہی ہو۔۔۔اس کی ساری تھکن ساری محنت وصول کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔۔۔پر میرا نصیب دیکھو میں جتنا بھی خوبصورت بن جاوں احد مجھے کبھی خوبصورت نہیں بولے گا۔کیوں کہ میں تو اس کے دل میں ہوں ہی نہیں۔اس کے دل میں تو پہلے سے کوئی اور براجمان ہے۔تو کس کے لیے تیار ہوں۔میں ۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا جیسے حنا نے باہر آنے سے پہلے ہی ایک جھٹکے سے صاف کیا۔۔ اس کے لہجے کی برف اور لفظوں کی اوس نے احد کے غصے کو قدرے کم کر دیا۔وہ اسے دیکھ رہا تھا جو کیسی بھی صورت اک دن کی بیاہی ہوئی کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی۔نہ آنکھوں میں کاجل نہ ہونٹوں پر لپ اسٹک نہ چہرے پر کوئی مسکراہٹ وہ تو کوئی مرجھائی ہوئی کلی لگی اسے۔ہم دونوں کے ساتھ قسمت نے برا کیا۔کاش ایسا نہ ہوا ہوتا۔وہ سوچتا رہا۔

۔اگر قسمت نے احد کے ساتھ برا کیا۔ تو بے انصافی حنا کے ساتھ بھی کم نہیں ہوئی تھی۔اس کا غصہ اس کا دکھ بھی حق بجانب تھا۔اس کا تو کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ان تینوں میں سے قصور وار تو کوئی بھی نہیں تھا۔تینوں اپنی طرف سے حق بجانب تھے۔بیٹی ابھی تم جاو چینج کرو مجھے امید ہے ہم سب مل کر اس پریشانی کا کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ لیں گے۔

حنا تم خوش تو ہو۔حنا کی ماں کلثوم ناشتہ لے کر جب آئی اسے اپنی بیٹی کہیں سے بھی خوش نہیں لگی۔وہ کھوئی کھوئی خاموش سی ماں کے پاس بیٹھی تھی۔کہ ماں کے اس سوال نے حنا کو گڑبڑا دیا۔ جی مما۔وہ اتنا ہی بولی۔بیٹی مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے۔جیسے تم خوش نہیں ہو۔وہ ماں تھی پل میں ہی جان گی۔ارے نہیں مما میں بہت خوش ہوں وہ مصنوعی ہنسی ہنس رہی تھی۔اس ہنسی میں بھی دکھ تھا۔جس کی خوبصورت آنکھیں اداسی کا جیتا جاگتا ثبوت

تھی وہ سر جھکائے خاموش تھی۔مما میں کیا بتاوں آپ کو۔میں آپ کو دکھ نہیں دینا چاہتی۔میں مر جاوں پر آپ کو کچھ نہیں بتاوں گی۔چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اپ کو دکھی نہیں دیکھ سکتی۔ مجھے معاف کر دینا مما۔۔وہ سوچتی رہی۔۔

۔تم جتنا چاہے چھپالو میں ماں ہوں تیری۔تو میری ماں نہیں میری بچی۔۔ ممارات کو سو نہیں سکی۔اور آپ کی یاد بھی تو بہت آئی تھی تو اس لیے آپ کو ایسا لگ رہا ہے۔ورنہ اور تو کوئی بات نہیں وہ ماں کی گود میں سر رکھ کر لاڈ سے بولی۔ماں اس وقت تو خاموش ہو گئی۔پر اس کا دل گواہی دینے لگا کہ اس کی بیٹی دکھی ہے۔وہ کچھ پریشان ہو گی۔میری ایک ہمسائی تھی اس کی بیٹی کی بھی شادی ہوئی تھی کچھ مہینے پہلے۔وہ تو ایسی نہیں تھی۔اس کے تو ہونٹوں سے مسکراہٹ ہی نہیں جاتی تھی۔اس کی آنکھیں کتنی خوش تھی۔اس کے ایک ایک انداز سے یہی لگتا تھا کہ وہ بہت خوش تھی۔وہ دل میں سوچتی رہی۔کل جب گھر آئے گی تو پوچھ لوں گی۔ابھی سب کے سامنے نہیں بتانا چاہتی شاید۔وہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔مما کیا سوچ رہی ہیں۔بیٹی کل تم گھر آؤ گی نہ۔۔ہاں کیوں نہیں آئے گی۔حنا کی ساس نے جھٹ جواب دیا۔یہ بات شاید حنا کی ماں کے لیے غیر متوقع تھی۔وہ کچھ الجھ کر پہلے اپنی بہن کو پھر اپنی بیٹی حنا کو دیکھتے ہوئے آٹھ کھڑی ہوئی پاس آکر اپنی بیٹی کے سر پر ملائمت سے ہاتھ پھیرنے لگی۔وہ کئی لمحے ایسے ہی سر پر ہاتھ پھیرتی رہی۔حنا نے کچھ بے چینی محسوس کی۔۔۔۔اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے سر کو تھوڑا اور جھکا لیا۔ بیٹی۔(کلثوم)حنا کی امی نے پکارا۔حنا نے ایک دم اپنی آنکھیں کھولی۔جی مما۔اس نے پلکیں کئی بار جھپکنے کے بعد آہستگی سے کہا۔۔پھر اپنا دوپٹہ سر پر درست کرنے لگی۔بیٹا میں اب چلتی ہوں کل تم ذرا جلدی انا۔اور بہن کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔میری بیٹی کا خیال رکھنا خالہ بھی تو ماں جیسی ہوتی ہے۔میں امید کرتی ہوں جیسے میں اپنی بیٹی کا خیال رکھتی تھی اب تم بھی ویسے ہی رکھو گی۔

ارے تم ایسا کیوں بول رہی ہو۔ وہ پہلے تمھاری بیٹی تھی اب وہ میری بیٹی ہے۔ انشاء اللہ میں ماں بن کر دکھاؤں گی۔ وہ بہن کو مطمئن کرنے لگی۔ اچھا پھر میں چلو گی۔ کل پھر بات ہو گی۔

❀❀❀

حنا تم سچ کیوں نہیں بتاتی میری بچی میں کل سے پریشان ہوں تمھارے لیے۔ دیکھ میری بچی تو ماں کو نہیں بتائے گی تو پھر کس کو بتائے گی۔ تو سچ بتا۔ نا۔ احد تیرا خیال تو کرتا ہے۔ وہ تجھے خوش تو رکھتا ہے نہ۔ حنا جب سے گھر آئی ماں پوچھ پوچھ کر تھک گی۔ آف مما کیا ہو گیا ہے آپکو کہا تو ہے سب ٹھیک ہے۔ میں خوش ہوں پر آپ کو تو یقین ہی نہیں آتا۔ پھر تیری آنکھیں مجھ سے جھوٹ کیوں بولتی ہیں۔ کیوں بولتی ہیں کہ ہم خوش نہیں ہیں۔ پتہ نہیں مما ایسا کیوں بولتی ہیں۔ پر یہ حقیقت ہے میں بہت خوش ہوں۔ اچھا اس نے تجھے منہ دکھائی میں کیا دیا۔ حنا نے اک گہری سانس لی۔ تکیے پر سر رکھ کر سوتے ہوئے بولی۔ مما رنگ دی تھی۔ یہ بول کر وہ رخ موڑ گی کہیں اس کی چوری نہ پکڑی جائے۔ ماں سمجھی شاید اسے نند آئی ہے وہ لائیٹ آف کر کے باہر چلی گی۔ مما اگر میں آپ کو بتادوں کہ رنگ تو دور کی بات مجھ سے تو اس نے سیدھے منہ بات تک نہیں کی۔ آپ تو پریشانی میں ہی مر جائیں۔ میری وجہ سے آپ کو کچھ ہو میں ایسا کبھی نہیں چاہوں گی۔ ماں باپ تو سب کچھ دیتے ہیں اپنی بیٹی کو سوائے نصیب کے۔ آپ نے بھی تو مجھے سب کچھ دیا اب یہ میرا نصیب ہے۔ اور میں شاکر ہوں اپنے نصیب پر۔ اس نے اپنے آنسوں

صاف کرتے ہوئے سوچا۔ میں وعدہ کرتی ہوں میں حالات سے سمجھانہ کروں گی۔ پوری بہادری اور عزم کے ساتھ مقابلہ کروں گی۔ وہ خود سے بولی وہ اٹھ کر بیٹھ گی۔ اندھیرا کافی تھا اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا۔ اس نے اٹھ کر لائیٹ آن کی۔ تو پورے کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ وہ اٹھ کر واش روم میں گھس گی منہ دھو کر۔ لپ اسٹک لگائی۔ اب میں خود کے لیے جیوں گی ۔ یہ سوچتے ہوئے آنکھوں میں کاجل ڈالا۔ دروازہ کھول کر باہر آئی۔۔ مما کچن میں اس کے لیے کورمہ دہی بڑے کسٹرڈ بریانی بنا چکی تھی۔

۔ ارے مما اتنا کچھ بنالیا بابا کہاں ہیں۔ ماں نے ایک نظر بیٹی پر ڈالی۔۔ ارے واہ آج تو میری بیٹی بڑی پیاری لگ رہی ہے۔ ماں حنا کی تبدیلی پر دل سے مسکرا اٹھی۔ احد کے پاس ہے۔ احد بھی ایا۔ ہے وہ کچھ حیرانگی سے ماں سے اس بات کی تصدیق چاہی۔ ہاں بیٹا کچھ دیر ہوئی ہے وہ آیا ۔ ہے۔ اچھا میں سلام کر لوں آتی ہوں حنا بات سنو وہ موڑ کر ماں کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔ جی مما۔ یہ چائے کی ٹرالی ساتھ لیتی جاو۔ وہ ٹرالی لیے۔ اندر آئی بڑے صوفے پر اس کا بابا بیٹھا تھا ساتھ اک کرسی پر احد بیٹھا کوئی مسئلہ پر بحث کرنے میں مگن تھا۔ اس نے سلام کیا۔ اس نے اک نظر اس پر ڈالی اسے اس روپ میں دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی اس کے ذہین میں کل صبح والا واقعہ گھوم گیا۔ کل جس حال میں وہ تھی اسے سچ میں بڑی تکلیف ہوئی اس بیچاری کا تو کوئی قصور بھی نہیں تھا تو اس کو کیوں سزا ملی۔ وہ دل میں ہی سوچتا رہا اور آج اسے اس حالت میں دیکھ کر خوشی تو نہیں

ہوئی پر حیرت ضرور ہوئی۔۔ ارے میری بیٹی آئی ہے بابا نے اٹھ کر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔ اس نے چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے کن انکھیوں سے۔ اک نظر اپنے دشمن جاں پر ڈالی۔ وہ سر جھکائے بیٹھا۔ کچھ سوچ رہا تھا۔ ارے برخوردار کیا سوچا جارہا ہے۔ جمال نے خوش لہجے میں داماد سے پوچھا۔ چائے کس نے بنائی ہے۔ وہ سسر کی بات نظر انداز کرتے ہوئے حنا کو دیکھ کر بولا۔ امی نے وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ اور چائے کا کپ اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔ حنا یہ سون حلوا بھی احد کو دو بیٹی۔ ارے نہیں انکل میں ابھی کھانا کھا کر آیا ہوں۔ مجھ سے نہیں کھایا جائے گا۔ آپ لوگ باتیں کریں میں مما کو بلاتی ہوں وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلی آئی باہر آتے ہی اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ آف اس کی آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں کاش اس کا دل بھی اس کی آنکھوں کی طرح خوبصورت ہوتا۔ آنکھوں میں آئے آنسوں اس نے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے سوچا۔ ماں کچن سے نکلتے ہوئے اس کے آنسو دیکھ چکی تھی۔ حنا کیا بات ہے۔ بیٹی تم رو کیوں رہی ہو۔ وہ ماں کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔ کچھ نہیں مما۔ بس اب گھر جانا ہے نہ تو اس بات پر دل اداس ہو گیا۔ ارے بیٹی یہ تو بنی آئی ہے۔ اب یہ تمھارا گھر نہیں وہ گھر تمھارا ہے۔ کاش اس گھر کے مکین بھی میرے ہوتے۔ وہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔ اچھا آنٹی اب ہمیں اجازت دیجیے۔ وہ اندر آئی ہی تھی کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ارے بیٹا میں ابھی آئی ہوں اور تم جا بھی رہے ہو۔ جی آنٹی سردی بڑھ رہی ہے تو۔ اب جانا چاہیے۔ پھر آتے رہیں گے۔ وہ حنا کو دیکھتے ہوئے بولا۔ چلو حنا۔۔۔

وہ حنا کو لیے گاڑی میں آیا حنا گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی۔ احد نے بھی فرنٹ سیٹ سمبھالی ۔ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے اس نے کن انکھیوں سے حنا کو دیکھا۔ جس کے ہونٹوں پر کچھ دیر پہلے لپ اسٹک تھی۔ اب وہی ہونٹ بالکل سادہ تھے۔ احد کو تھوڑی حیرانگی ہوئی۔ وہ اسے یکسر نظر انداز کیے باہر آتی جاتی ٹریفک دیکھنے میں مصروف تھی۔ احد نے اپنا گلہ کھنکارتے ہوئے حنا کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ حنا نے ایک پل کے لیے احد کو دیکھا دونوں کی نظریں ملی۔ حنا نے اپنا رخ موڑلیا۔ وہ جان کر بھی انجان بن گئی۔۔ گاڑی اپنے سفر پر گامزن تھی کہ احد نے خاموشی توڑی میں آپ کے گھر کبھی نہ آتا بٹ مما نے زبردستی بھیج دیا تو اس لیے انا پڑا۔ وہ ونڈو سکرین پر نظریں جمائے حنا سے بولا۔ کتنے ظالم ہو۔ یہ بھی تو بول سکتے تھے اپنی مرضی سے آیا ہوں تمھاری محبت مجھے کھینچ لائی تھی۔۔ وہ سر جھکائے سوچتی رہی۔ اے اللہ اس کے دل میں میرے لیے رحم ڈال دے۔۔ جب حنا نے کوئی جواب نہ دیا تو احد کو کچھ پریشانی لاحق ہوئی۔۔ یہ ایسے کیوں بی ہیو کر رہی ہے۔ جیسے میں اس سے نہیں کیسی اور سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ میں اگر بات کر رہا ہوں تو صرف اللہ کے خوف سے۔ یا پھر اس لیے کہ اس میں اس کا تو کوئی قصور نہیں۔۔ گاڑی اک جھٹکے سے رکی۔ اس نے نظریں اٹھا کر باہر دیکھا۔ سامنے ہی اس کا اپنا گھر تھا۔ وہ بنا بات کیے گاڑی سے اتری۔ احد شاکڈ حالت میں اسے دیکھتا رہا۔ اسے چلنے میں تھوڑی دشواری ہو رہی تھی۔ اسے کیا

ہوا ہے۔ یہ ایسے کیوں چل رہی ہے گھر میں تو بالکل ٹھیک تھی۔ وہ یہی سوچ ہی رہا تھا۔ کہ حنا کو اک دم چکر آیا وہ زمین پر ہی گرتی چلی گی۔ وہ بھاگ کر اس کے پاس آیا۔ لال دین وہ اپنے ملازم کو آواز دینے لگا۔ جی صاحب جی۔ لال دین بھاگا چلا آیا۔ دونوں نے مل کر حنا کو اٹھا کر بیڈ روم لے آئے۔ وہ ان کو بیڈ پر لیٹا کر۔ جلدی سے پانی کا گلاس لے آیا۔ پانی اپنی ہاتھوں میں لے کر اس کے چہرے پر ڈالا۔ حنا نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولی۔ اس کا دماغ بالکل ماوف تھا۔ میں اس وقت کہاں ہوں وہ پریشانی میں آٹھ کر بیٹھ گی۔ احد نے اسے دیکھا۔ اب کیسی طبیعت ہے۔ اس نے احد کو پریشانی میں اپنے پاس کھڑے پایا۔ مجھے کیا ہوا تھا۔ یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا ہوا تھا آپ کو۔ وہ کچھ الجھتے ہوئے حنا سے بولا۔ پتہ نہیں کیا ہوا تھا۔ سر بھاری بھاری ہو رہا ہے۔ اچھا تم بیٹھو میں مما کو بھجتا ہوں۔ وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ ارے بیٹی کیا ہوا ہے احد کی امی پریشانی میں کمرے میں آئی اور آتے ہی تفتیش سے پوچھنے لگی۔ تمھاری طبیعت تو واقعی ٹھیک نہیں لگ رہی اس نے حنا کے ماتھے پر پیسنہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔ آنٹی سر بھاری بھاری ہو رہا ہے۔ اور چکر بھی آرہے ہیں۔ بیٹی تم نے کچھ غلط چیز کھالی ہو گی۔ جی شاید ایسا ہی ہوا ہو گا۔ حنا نے اپنے ماتھے سے پیسنہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔ آپ چلیں میرے ساتھ آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں احد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کی حالت اسے سچ میں ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ ماتھے پر ہلکا ہلکا پیسنہ اب بھی اسے نظر آیا۔ نہیں میں کچھ دیر سووں گی تو ٹھیک ہو جاوں گی۔ بیٹی تم چلی جاوڈاکٹر کے پاس۔ نہیں آنٹی میں کچھ دیر سونا چاہتی ہوں آپ فکر نہ کریں میں بالکل

ٹھیک ہوں وہ آنٹی کو دیکھ کر بولی۔ اچھا آپ سو جائیں اگر آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو تو پلیز مجھے بتائے گا پھر ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔ حنا نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اپنا سر تکیے پر رکھ دیا۔ وہ لائیٹ آف کر کے باہر چلا گیا۔۔۔

❀❀❀❀

صبح وہ حسب معمول اٹھی۔ نماز ادا کی۔ کچھ دیر قرآن کی تلاوت کی پھر وہ باہر نکلی۔ باہر ابھی کوئی بھی تو نہیں جاگا تھا۔ وہ پھر سے اندر آ کر لیٹ گی۔۔ وہ باہر شاید جوگنگ کرنے گیا تھا۔۔۔ میرے کپڑے کہاں ہیں۔ وہ اپنے کپڑے ڈھونڈتا ہوا اندر ایا۔۔ گرے کلر کی ٹی شرٹ میں جسکی عموما آستین کہنیوں تک ہوتی ہیں ساتھ بلیک پینٹ میں وہ اسے ہمیشہ کی طرح بڑا اچھا لگا۔ یہ محبت بھی نہ انسان کو کیا کیا کرواتی ہے۔ وہ بنا جواب سنے الماری کو کھول کر اپنے کپڑے نکل کر باہر چلا گیا۔۔ میں تمھاری مجرم ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔ جو جرم میں نے کیا اس کی سزا میں بھی تو کاٹ رہی ہوں۔ آپ کی بے رخی مجھے بھی تو تڑپتی ہے تکلیف دیتی ہے۔ پر مجھ سے گناہ تو ہوا نہ ۔ جس کی سزا مجھے اللہ دے گا اور دے بھی رہا ہے۔ یہ شرٹ تو پریس کر دیں مجھے افس جانا ہے۔ احد نے وہ کیمل کلر کی شرٹ حنا کو دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ جامنی کلر کی پینٹ بھی دے دی۔ وہ اٹھ کر کپڑے پریس کرنے چلی گی۔ آپ بھی سوچتی ہوں گی ابھی شادی کو پانچ چھ دن ہوئے ہیں میں آفس جا رہا ہوں پر کیا کروں آفس میں آج خاص میٹنگز تھی تو اس لیے میرا جانا ضروری تھا۔

میں کچھ نہیں سوچتی ابھی وہ بول رہا تھا کہ حنا نے بات کاٹتے ہوئے کہا ساتھ وہ شرٹ بھی دے دی۔ یہ لیں آپکی شرٹ پریس ہو گی۔ اوکے میں پھر نکلو گا۔ آپ نے ناشتہ بھی تو نہیں کیا۔ آپ کہیں تو بنا دوں۔ ارے نہیں نہیں میں آفس میں کچھ کھالوں گا۔ پر آپ ضرور کیجئے گا وہ اللہ حافظ کہتا ہوا باہر چلا ایا۔ وہ گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔ کہ بیک مرمر سے اس نے حنا کو دیکھا۔ وہ پردے کے پاس کھڑی ایسی کو ہی دیکھ رہی تھی۔ اس سے نظریں ملتے ہی وہ پیچھے ہٹ گی۔ وہ گاڑی کو اڑاتا ہوا لے گیا۔۔۔ احد میں تمھاری مجرم ہوں یہ گلٹ مجھے جینے نہیں دے گا۔ میں کیا کروں اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا بھاری ہوتا ہوا سر دبایا۔ میرے اللہ میرا یہ جرم معاف کر دو۔ میں ہی قصوروار ہوں۔ کاش میں نے محبت نہ کی ہوتی۔ احد اسلم۔ تم سے محبت نہ کی ہوتی تو آج میں بھی پر سکون زندگی گزار رہی ہوتی۔ پر مجھ سے جرم تو ہوا۔ محبت کا جرم اب شاید میری باقی زندگی اس خسارے میں ہی گزارے گی۔ یا اللہ کیا یہ میرا گناہ بہت بڑا تھا۔ جس کی سزا تو نے اتنی بڑی دی۔ میں جانتی ہوں مجھ سے گناہ ضرور ہوا ہے۔ تو چاہے تو میرا وہ گناہ معاف بھی کر سکتا تھا ۔بیٹی ناشتہ کرلو۔ آنٹی مجھے بھوک نہیں۔ بیٹی کیا بات ہے تم ایسے کیوں بیٹھی ہو۔ چل کر ٹی وی روم میں سب کے ساتھ بیٹھو۔ جی آنٹی میں آتی ہوں۔ وہ یہ بول کر کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی

۔

شام میں سب کی آوازیں ٹی وی لانج سے آرہی تھی۔وہ بھی کافی بہتر فیل کر رہی تھی۔وہ بھی اٹھ کر ان سب کے درمیان آکر بیٹھی۔اس گھر کے فرد ہی کتنے تھے احد۔خالہ اور خالو بس اب یہ حنا۔وہ احد سے بالکل بھی بات نہیں کرتی تھی۔وہ کوئی بات کرتا تو وہ ہوں ہاں میں جواب دیتی۔ وہ سب کے درمیان بیٹھی کہ احد نے چائے کی فرمائشیں کر دی۔مما آج آپ کے ہاتھوں کی بنی چائے کا دل چاہا رہا ہے۔ارے بیٹا میری بوڑھی ہڈیوں میں اب طاقت نہیں تیرے ناز نخرے اٹھاوں۔اب تیری بیوی آگئی ہے اس سے بولی وہ بنادے گی۔ماں نے اتنی غیر ارادی بات کی کہ حنا کا دل ایک پل کے لیے دھڑکنا بھول سا گیا۔حنا نے سر اٹھا کر احد کو دیکھا۔اسے اپنی طرف دیکھتا ہوا پا کر نظریں دوسری طرف پھیر لی۔اس کے لبوں پر ہلکا سا تبسم عود ایا۔۔حنا بیٹا جاو سب کے لیے چائے تو بنا لاو۔احد کا پپا نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔جی انکل میں ابھی لاتی ہوں وہ یہ کہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔آج شادی کے پورے دو ماہ بعد احد نے کوئی فرمائش کی تھی۔تو اس نے چائے کے ساتھ اور بھی بہت کچھ بنالیا۔احد کا دل بھی کچھ کچھ مائل ہو گیا تھا۔وہ اس کو بے قصور مانتے ہوئے اس کی طرف جھکنے لگا۔وہ جلدی میں کباب فریز کیے ہوئے تلنے لگی۔ساتھ ساتھ سون حلوہ پلیٹ میں رکھ کر کاٹنے لگی۔چائے کو دم پر رکھ کر وہ ٹرالی میں چیزیں سجانے گی۔نمکو بھی پلیٹ میں نکل لی۔وہ ٹرالی کو لیے اندر آئی لیجیے انکل آپ کی چائے تیار ہے۔وہ ہشاش بشاش لہجے میں بولی۔چائے کو کپوں میں ڈال کر وہ سب سے پہلے انکل کے پاس آئی جو کیسی کتاب کو پڑھنے میں مشغول تھے۔جیتی رہو بیٹی اس نے حنا کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے

کہا۔ پھر اس نے آنٹی کو کپ دیا۔ آخر میں اس نے احد کو کپ دیا۔ اس نے کپ کو پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو بھی پکڑنے کی کوشش کی اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے۔ احد کے لب ہلکے سے مسکرا اٹھے۔ یہ اسے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ یہ کیوں بار بار مجھے دیکھتا ہے ہنستا ہے۔ یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے۔ وہ سوچنے لگی۔ ان دو مہینوں میں نے بامشکل تین یا چار بار انہیں مخاطب کیا ہو گا۔ تو پھر یہ کیوں ایسا بی ہیو کر رہے ہیں۔ کیا یہ مجھ پر ترس کھا رہا ہے۔ محبت تو ان کو ہو نہیں سکتی۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ مجھے یہی لگتا ہے یہ مجھ پر ترس کھا رہا ہے جو میری محبت کی توہین ہو گی۔۔ اور میں بھی اتنی گئی گزاری نہیں ان سے بھیک مانگوں۔ مجھے ایسی محبت نہیں چاہے۔ جو مجھے بھیک سے ملے۔۔۔

❀❀❀

یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے میں کیوں اس کی طرف مائل ہوتا جا رہا ہوں۔ دیکھو احد اس سارے معاملے میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں۔ دل اسے روکتا تو دماغ اسے غلط مانتا۔ کیا کروں دل کی مانوں یا دماغ کی۔ تمھیں اب اس کے وجود کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ ہر گز نہیں میں اس کے وجود کو کبھی تسلیم نہیں کروں گا۔ وہ میری خوشیوں کی قاتل ہے۔ پاگل مت بنو اس کو کیا خبر تھی۔ ناانصافی تو اس بے چاری کے ساتھ بھی ہوئی ہے۔ میں اس کے وجود کو کبھی تسلیم نہیں کروں گا۔ اور وہ جو ابھی ابھی دھڑکنوں کی مدھر نے نئے اور انوکھے احساس سے ہمکنار ہوا تھا۔ ایکدم

سنّاٹے میں آگیا۔ پھر وہ اچانک اپنے حواسوں میں آیا تو اس کا دل چاہا ہر چیز تہس نہس کر دے۔ جیسے اس کے اندر محشر برپا ہو گیا۔ یا اللہ میں کیا کروں اگر میں اس کو اپناتا ہوں۔ تو یہ میری محبت کی توہین ہو گی کیونکہ میں نے تو صرف ہالے کو چاہا تھا نہ۔ پھر یہ حنا کیوں۔ پھر جب سوچوں اس سارے معاملے میں اس بیچاری کا کہاں قصور ہے۔۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کروں تو کیا کروں۔ وہ میری محبت کبھی نہیں پا سکے گی۔ میں اسے اذیت دوں گا۔ میں اس سے محبت بھی کروں پر اظہار کبھی نہیں کروں گا۔ یہ میری محبت کو ترسے گی۔ اس کا قصور کیا ہے۔ اس نے تو ماں باپ کا کہا مانا تھا۔ پھر کیوں سزا دوں۔

میں کیوں اس کی طرف جھکنے لگا ہوں وہ نہ آتی تو شاید ہالے میرا مقدر ہوتی۔ پر ہالے نے تو پہلے ہی یہ رشتہ ٹھکرا دیا تھا۔ تب میں نے حنا کو اپنایا تھا۔ اس سارے معاملے میں اس کا کہیں بھی تو قصور نہیں۔ پھر کیوں میں اس کو سزا دے رہا ہوں۔ سزا مجھے بھی تو مل رہی ہے۔ میں نے کہاں قصور کیا تھا۔ میری کیا غلطی تھی۔ یہی نہ میں نے ہالے کو دل سے چاہا ہے۔ اسے اپنی اوقات سے بڑھ کر پیار کیا۔ ہاں میری غلطی تھی۔۔ یہ غلطی بھی تو بہت بڑی تھی۔ کاش ہالے نور میں نے تم سے محبت نہ کی ہوتی۔ تو آج میں حنا کو اپنا سکتا تو نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اگر اسے اپناتا ہوں تو یہ میری محبت کی توہین ہو گی اور اگر اسے ٹھکراتا ہوں تو یہ اس کے ساتھ نہ انصافی ہو گی۔ اس سارے معاملے میں وہ کہاں قصوروار تھی۔ تو نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ میرا رب تمھیں کبھی

معاف نہیں کرے گا۔ہالے تم کبھی خوش ہو کر بھی کبھی خوش نہیں رہو گی۔۔اسے کہیں پڑھی ہوئی ایک بات یاد آئی۔جب چپ آپکی روح کو ڈستی ہے تو اندر کہیں بے شمار قبریں اپنے وجود میں آتی ہیں اسے بھی ایک چپ سی لگ گئی۔میں اپنی زندگی کے دھارے کو یہی پر ختم کر دیتا ہوں۔وہ اپنا احتساب کرنے لگا میں کہاں ہوں۔میرا قصور ہے نہ حنا کا۔تو اس سارے معاملے میں قصوروار کون ہے۔

❀❀❀

کیوں میں پاگل ہو گی ہوں اس کے لیے اس نے تو کبھی سیدھے منہ بات بھی نہیں کی۔۔تو میں کیوں گھلی جا رہی ہوں۔میں اب اپنے لیے جیوں گی۔حنا نے حتمی فیصلہ کیا۔میری یہی غلطی تھی میں نے تم کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔احد اسلم میں نے دن رات تم کو دعاؤں میں مانگا تھا۔میں نے ہر نماز میں تم کو مانگا۔میں نہیں جانتی یہ کب ہوا پر یہ ہوا ہے۔میں اب سے نہیں جب چھوٹی تھی تب سے تم سے محبت کرتی رہی ہوں۔جس دن مجھے پتہ چلا تم کیسی اور کے ہو۔تب سے میری دعاوں میں شدت آئی ہے۔ہاں میں مجرم ہوں تمھاری کیونکہ میں نے تم سے محبت کی ہے۔۔جب تم ہمارے گھر نہیں آتے تھے تو میں سارا دن اپنے بر آمدے میں بیٹھ کر تمھارا انتظار کرتی رہتی تھی ۔تپتی دوپہر میں مجھے دھوپ گرمی کا بھی احساس نہیں ہوتا۔میں اس وقت بھی تمھارا انتظار کرتی تھی۔یہ محبت نہیں تو اور کیا تھی۔اسے اپنے اندر کہیں ٹیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اس کے اندر کہیں شور ہوا۔ وہ بے اختیار رونے لگی۔ احد اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا۔ اس نے زندگی میں کبھی کیسی سے اتنی محبت نہیں کی ہو گی۔ جتنی اس نے احد اسلم سے کی ہے۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس نے اپنے گال اور آنکھوں کو رگڑا۔ یہ دیکھیے بنا کوئی اس کے ساری باتیں ساری کارکردگی دیکھ چکا ہے۔ وہ سر جھکاتے ہوئے خود کلامی میں بولی احد اسلم تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ مجھے کیوں اس دوراہے پر کھڑا کر دیا کہ میں کچھ کر کے بھی نہ کچھ کر سکوں۔ میں کیا کروں اب میں نہیں جی سکتی نہ مرنے پر میرا اختیار ہے۔ میں کہیں بھی تو نہیں جا سکتی۔ میرے دل میں تمھاری محبت اس قدر ہے۔ کہ میں چاہ کر بھی تم سے دور نہیں رہ سکتی۔ میں نے اپنی محبت اپنے دل میں دبالی۔ اور آج میری محبت میرے دل کا سب سے بڑا روگ بن چکی ہے۔ وہ سسکتے ہوئے اپنی آنکھوں سے آئے ہوئے آنسو صاف کرنے لگی۔۔ اسے اپنے وجود پر کیسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی اس نے سر اٹھا کر دروازے پر میرون پینٹ۔ آف وائٹ شرٹ پہنے احد کو دیکھا۔ جو دونوں بازو اپنے سینے پر باندھے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اسی پل اسے اپنے پاوں سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہوئی اس نے اپنے ماتھے سے پیسنہ صاف کیا۔ وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔ آپ کب آئے۔ جب کوئی لڑکی اپنے گناہوں کی معافی اپنے رب سے مانگ رہی تھی۔ اور کیسی سے بے انتہا محبت کرنے پر اظہار کر رہی تھی تب آیا میں۔۔ اس نے حیرانگی سے نظریں اٹھا کر احد کو دیکھا۔ جس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ وہ آگے بڑھ کر ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ وہ اس کا چہرہ دیکھتی

رہی۔ اب کیا نظر لگانے کا اردہ ہے بچے کی جان لو گی کیا وہ تھوڑا شوخ ہوا۔۔ وہ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا۔ وہ نظریں جھکا گی۔۔ وہ سائیڈ سے نکلنے لگی کہ اس نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ کہاں جا رہی ہو۔ وہ اس کا بازو اپنی گرفت میں لیے بظاہر سادگی سے پوچھنے لگا۔ اس کی حیسن آنکھوں میں ناچتی شرارت سے حنا کنفیوز ہو گی۔ اس کا اردہ تو اسے دو چار سنانے کا تھا۔ مگر اس کی حیسن آنکھیں وہ دیکھ نہیں سکتی تھی۔ اس کی بولتی بند ہو جاتی تھی۔ یکدم اس نے نگاہ پھیر کر لب بھینچ لیے تھے۔ اور وہ اسے کنفیوز پا کر۔ ہوا سے اڑتے اس کے حیسن کالے لمبے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی میں لپٹ کر تھوڑا جھٹکا دیا۔ اس کے سر سے دوپٹہ سرکا۔ اب حیران ہونے کی باری احد کی تھی۔ ماشاءاللہ اس نے بے اختیار کہا۔ یہ بال تمھارے اپنے ہیں کہیں وگ تو نہیں وہ بے یقینی سے اس کے بال چھونے لگا۔ گھٹنوں تک آتے حیسن کالے لمبے سلکی بال۔ وہ اس کے حسن میں اضافہ کرنے میں نمایاں تھے۔ اتنی دیر میں وہ خود کو کمپوز کر چکی تھی۔ اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ دور ہو گی تھی۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھنے لگا جو گلابی رنگ کا سوٹ پہنے خود بھی گلابی لگ رہی تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اسے اپنی طرف تکتا پا کر لفظ کہیں جیسے کھو سے گے۔ آج اسے کیا ہو گیا ہے۔ وہ دل میں سوچ بنا نا راہ سکی۔ یہ لڑکی مجھ سے اظہار محبت کروا کر ہی دم لے گی پر میں نہیں کروں گا جب تک یہ خود نہیں بولے گی۔ اتنا تو میں جانتا ہوں یہ لڑکی ٹوٹ کر چاہتی ہے مجھے۔ اگر اتنا محبت کرتی ہے تو اظہار کیوں نہیں کرتی یہ نک چڑھی حنا نجانے کب سے مجھے اچھی لگنے لگی اس کا خاموش رہنا مجھے اچھا لگنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں جو درد ہے

اس درد سے مجھے درد ہوتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں نے اس سے ناانصافی کی ہو۔ مرد کی محبت بڑی خود غرض ہوتی ہے۔ میں نہیں جھکو گا۔ ایک بار بول کر تو دیکھے۔ مرد کا بھی دل ہوتا ہے شادی کو ایک سال ہونے کو ہے کبھی اس نے بات کرنے کی زحمت تک نہیں کی۔ میں بات کروں تو جواب دیتی ہے۔ اپنی طرف سے تو کچھ بھی نہیں بولتی۔ احد نے کروٹ بدل کر سوچتے ہوئے آنکھیں بند کی۔۔ وہ اٹھ کر بیڈ پر اک سائیڈ پر کروٹ بدل کر لیٹ گی۔ میں کیوں بھیک مانگوں۔ مجھے اپنے اللہ پر یقین ہے۔ اگر میری محبت سچی ہوئی تو میں اس کو پالوں گی۔ اس نے کروٹ احد کی طرف پھیری وہ آنکھیں بند کیے شاید سو چکا تھا۔ اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گی۔ وہ اپنے لیے چائے بنانے کچن میں چلی آئی۔ وہ چائے کا مگ لیے اندر آئی وہ دشمن جاں سو چکا تھا وہ چائے کا مگ لیے ٹیرس پر کھڑی آتی جاتی ٹریفک دیکھنے میں مگن ہو گی۔ دماغ میں ابھی ہونے والی ساری باتیں یاد کرنے لگی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔ کیا واقعی یہ ساری باتیں میرے ساتھ ہوئی ہیں۔ وہ بے خیالی میں چائے کے مگ پر انگلیاں پھیرنے لگی۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اسے ڈھونڈتا ہوا ٹیرس پر آیا وہ اسے اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی ملی ۔ کیوں تم مجھے جھکانا چاہتی ہوں۔ غلطی تمھاری بھی تو تھی۔ اتنی محبت کرتی تھی۔ تو ایک بار ہی بولی دیتی۔ میں بھی انسان تھا۔ کیا تمھاری محبت قبول نہ کرتا۔ میں تو خود ٹھکرایا ہوا تھا۔ مجھے ہی اظہار کرنا ہو گا وہ سوچتے ہوئے آگے بڑھا۔ وہ بالکل تنہا کھڑی کچھ سوچ رہی تھی چائے ہاتھوں میں لیے۔ تم محبت کر سکتی ہو تو اظہار کیوں نہیں۔ ایک بار تم کہ دیتی۔ اب میں نے بھی تو کی

ہے تو میں کیوں نہیں کروں اظہار ہاں مجھے ہی کرنا ہو گا۔ تم جیت گی حنا میں ہار گیا۔ آسمان پر چاند اکیلا تھا ستارے دور دور کہیں چمک رہے تھے۔ جانے انجانے میں تمھارے ساتھ زیادتی کرتا گیا۔۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔ وہ چائے پینا بھول گی۔ یہ آپ کیا بول رہے ہو۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔ میں تمھیں خوش نہیں رکھ پایا۔ جب جب میں اپنے اللہ سے کچھ مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہوں سب سے پہلے مجھے تمھارا خیال آتا ہے۔ میں تمھیں وہ مقام نہ دے سکا۔ احد نے اپنی آنکھوں سے آنسوں بہنے دیے۔ میں تمھارا گنہگار ہوں۔ جو چاہے سزا دو میں ہر سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔ وہ گھٹنوں کے بل سر کو جھکائے بیٹھا تھا۔ حنا خاموش کھڑی اپنی آنکھوں سے آنسوں کو روکنے کی ناکام کوشش کرنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ آپ سچ بول رہے ہیں کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی ہوں۔ اس نے خود کو چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔ بیٹھو احد کے لہجے میں نجانے ایسا کیا تھا کہ وہ اسی پل بیٹھ گی۔ کیا بات ہے اب بھی میری بات پر یقین نہیں احد اتنی نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا مجھے خود سے بھی زیادہ آپ پر یقین ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر گرا۔ احد کے دل کو کچھ ہوا۔۔ سنو اب یہ آنسو صاف کرو اور خبر دار جو کبھی یہ آنسو پھر تمھاری آنکھ میں آیا تو۔۔ اپنی انگلیوں کی پوروں سے احد نے اس کے آنسوں صاف کیے۔ ان موتیوں کو ضائع مت کرو۔ یار پلیز جو غلطی مجھ سے ہو گی۔ اب دوبارہ کبھی نہیں ہو گی۔ اس نے اپنا سر اٹھایا۔ اک بات پوچھوں۔ کہیں آپ مجھ پر ترس تو نہیں کھا رہے۔ اسی پل احد نے اپنا سر ٹیرس کی دیوار کی پشت پر ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کی۔

اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں پھر کھولی۔ احد نے حنا کی گود سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔ اگر میں ترس کھاتا تو شادی کے فورن بعد کھاتا۔ ہماری شادی کو ایک سال ہونے گیا ہے۔ تم نے یہ سوچا بھی کیسے۔ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ یہ مجھے نہیں پتہ کب سے۔ پر یہ حقیقت ہے تم مانو یا نہیں پر میں سچ کہتا رہا ہوں مجھے تم سے محبت ہے۔ ایسی لمحے میں حنا نے اپنی آنکھیں بند کی۔ پھر کھولی نم آنکھوں سے وہ مسکرا اٹھی۔ یہ منظر احد کے لیے دھوپ چھاوں جیسا تھا۔ آپ بہت اچھے ہیں پر یہ ایک حقیقت ہے میں آپ پر زبردستی مسلط کی گی ہوں ۔ یہ بات میں کبھی نہیں بھولوں گی۔ مجھے معاف کر دینا پلیز۔ یہ تمھاری بھول ہے حنا۔ تم مجھ پر زبردستی مسلط نہیں ہوئی بلکہ میں نے تمھیں اپنی مرضی سے اپنی خواہش سے شادی کر کے اپنی زندگی میں لایا ہوں۔ یہ اور بات ہے۔ پہلے تم میری محبت نہیں تھی۔ ہاں پر اب ضرور۔ ہو۔ پہلے جو بھی ناانصافی ہوئی ہے تمھارے ساتھ اس کے لیے شرمندہ ہوں یہ میرا وعدہ ہے اب تمھارے ساتھ کبھی ناانصافی نہیں ہو گی۔ اب اٹھو چل کر سو جاو۔ آپ چلیں میں اللہ کے حضور دو نوافل شکرانے کے ادا کر کے آتی ہوں

ہالے نماز پڑھ کر اپنے لیے چائے بنانے کچن میں آئی ماں کو پہلے ہی کچن میں کھڑے پایا۔۔ ارے اٹھ گی میری بچی۔ عالیہ نے خوش ہو کر اپنی بیٹی کے ماتھے پر بھوسہ دیتے ہوئے کہا۔ جی مما۔ آج آپ اتنی جلدی کیسے اٹھ گئیں ہیں۔ ہالے حیرانگی سے ماں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ بس بیٹا نماز پڑھ

کر تمھارے پاپا کے لیے چائے بنانے آئی تھی مما آپ چلیں میں لاتی ہوں۔ہاں بیٹی مجھے بھی تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ لیکن موقع ہی نہیں ملا۔اب سوچ رہی ہوں تمھارے پاپا کے سامنے وہ بات بولو۔ مما ایسی کیا بات ہے وہ کیٹلی میں پانی بھرتے ہوئے بولی۔ تم چائے لے آو تو وہی پر بات ہو گی۔ یہ کہ کر وہ کچن سے باہر چلی آئی۔ہالے نے چار کپوں میں چائے ڈالی اور اپنی مما کے کمرے میں چلی آئی۔ سب کو چائے دینے کے بعد وہ اپنا کپ لے کر مما کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گی۔جی مما اب بولیے ایسی کیا بات ہے۔وہ چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولی۔احمد حسن نے بھی ماں کو دیکھا۔بات دراصل یہ ہے۔ تمھاری خالہ نے اپنے بیٹے افغان کا رشتہ مانگا ہے۔کیا۔ حسن نے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔بیٹا رشتہ ہے تو اچھا ہے دیکھا بھالا لڑکا ہے کوئی بری عادت بھی نہیں۔اور تو اور سگریٹ تک نہیں پیتا۔ ہمیں اور کیا چاہیے کماتا بھی ٹھیک ٹھاک ہے فیملی بھی زیادہ بڑی نہیں سب سے جو اچھی بات ہے وہ ہالے کی خالہ کا گھر ہے۔۔ عرفان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ہالے سر جھکائے سب کی باتیں سنتی رہی۔ لیکن افغان نے ایک شرط رکھی ہے۔ کیسی شرط۔ عرفان نے بے چینی سے کہا۔ حسن اور ہالے نے بھی ماں کو دیکھا۔وہ ہالے سے ملنا چاہتا ہے۔ مما میں نہیں ملنا چاہتی وہ عالیہ سے التجایئہ انداز سے بولی۔بیٹا اس میں حرج ہی کیا ہے لڑکا انتہائی شریف ہے۔ عرفان نے ہالے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔پر پاپا وہ سب کے سامنے پوچھے جو پوچھنا چاہتا ہے۔فیری یار کوئی حرج نہیں اسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ اگر وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے تو تم پردے میں راہ کر بات کر لینا۔ مما آپ ان سے بولیں ہالے

جائے گی۔ وہ ہالے کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ بہن کو اچھے سے جانتا تھا سب کی بات وہ رد کر سکتی تھی پر احسن کی تو کر ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ بھی موقع کا فائدہ اٹھانا جانتا تھا۔ ٹھیک ہے بیٹا تو میں ان سے بات کر لوں ماں خوش ہو کر بولی۔ یہ عالیہ کی دلی خواہش تھی۔ وہ اپنی بہن کو دل و جان سے چاہتی تھی۔ اتنی بڑی فیملی تو تھی نہیں۔ ایک بیٹا ہی تو تھا۔ یا پھر نادیہ عالیہ کی چھوٹی بہن اور اس کا شوہر قل تین افراد تھے۔ اب تو احد بھی نہیں اس نے بھی شادی کر لی اسے تو شادی کیے بھی سال سے اوپر ہو گیا ہے۔ تو میں کیوں کیسی کے انتظار میں بیٹھی رہوں۔ مجھے بھی شادی کر لینی چاہیے۔ کب تک یوں ہی بیٹھی رہوں گی۔ کہیں نہ کہیں تو شادی کرنی ہی ہے تو یہ افغان کیوں نہیں کزن ہے دیکھا بھالا بھی ہے وہ سوچتی رہی۔ مجھے بھی گھر چاہیے مجھے بھی شادی کر لینی چاہیے۔ احد اسلم کب تک میں تمھیں اپنے دل میں رکھوں جس دن میری شادی ہوئی اس دن تم کو اپنے دل و دماغ سے نکل دوں گی۔ یہ میرے اختیار میں ہے تو نہیں پر میں پوری ایمانداری اور سچائی کے ساتھ نئے جیون ساتھی کو اپناؤں گی۔ کیا سوچا جا رہا ہے فیری کافی دیر سے حسن ہالے کے چہرے کے اتر چڑھاؤ دیکھتے ہوئے بولا۔ کچھ نہیں بھائی۔ وہ کچھ بے چینی محسوس کرتے ہوئے بولی۔ بھائی کیا میرا جانا مناسب ہو گا۔ کچھ دیر بعد ہالے نے سر اٹھا کر بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ میں نے بولا تو ہے تم پردے میں مل سکتی ہو۔ وہ ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے بولی ٹھیک ہے میں جانے کو تیار ہوں۔۔ مما وہ جب بولیں مجھے بتا دیں میں چلی جاؤں گی۔ وہ سب پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔ اور کمرے سے باہر چلی گی۔۔۔۔

❀ ❀ ❀

بیٹا تمھارے لیے کال ہے۔عالیہ نے موبائل دیتے ہوئے کہا۔کس کی کال ہے وہ تھوڑی حیران ہوئی۔ہیلو اس نے موبائل کانوں سے لگاتے ہوئے کہا۔السلام و علیکم۔ایک بھاری مردانہ آواز کانوں سے ٹکرائی۔وہ ایسی پل پہچان گئی۔یہ کس کی کال تھی۔ہالے میں معذرت چاہتا ہوں کال کے لیے۔جب آنٹی نے بتایا آپ رضامند ہو گی ہیں۔میرے ساتھ بات کرنے کو۔۔تو خوشی میں مجھ سے رہا نہیں گیا۔اس لیے میں نے کال کی۔کیا آپ واقعی راضی ہیں مجھ سے بات کرنے کے لیے۔کیا کیسی نے زور زبردستی تو نہیں کی آپ کے ساتھ۔وہ خاموشی سے اس کی باتیں سنتی رہی۔آپ بول کیوں نہیں رہی۔آپ کچھ بولنے دیں گے تب نہ۔اوایم سوری۔جی بولیں۔جی میں دل سے راضی ہوں مجھ پر کیسی نے زبردستی نہیں کی۔میں اپنی مرضی سے اپنی کے ساتھ چل رہی ہوں۔وہ یہ کہ کر خاموش ہو گی۔تھنک یو سوچ۔میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔میں آج چھ بجے آپ کو پک کرلوں گا تیار رہیے گا۔جی ٹھیک ہے۔اس نے اتنا بول کر کال کاٹ دی۔یہ لیں مما آپ کا سیل۔وہ ماں کو موبائل دیتے ہوئے بولی۔تو بیٹا آج چلی جانا۔جی مما۔وہ سر جھکائے کچن میں ناشتے والے برتن دھونے چلی آئی۔کیونکہ کچھ دنوں سے سکینہ چھٹی پر تھی۔تم نے مجھے دھوکہ دیا احد آج میرا دل خاموش ہے اب میں پرائی ہو جاوں گی۔احد تم ایک بہت بڑا افرڈ تھے۔میں دعا مانگو گی۔میں تمھیں بھولنے میں کامیاب ہو جاوں۔do you know how much I love. (تمھیں پتہ ہے میں تمھیں کتنی چاہتی ہوں)میں تمھارے

بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اور تم نے کیا۔ کیا میرے ساتھ۔ اگر تم کیسی اور کے ہو گے میں اپنی جان دے دوں گی۔ دیکھو مجھے کچھ ہوا۔ ایک سال چھ ماہ بیس دن ہو گے ہیں۔ تم کو شادی کیے ہوئے۔ میں پھر بھی زندہ ہوں۔ اور اب جب میں بھی کیسی اور کی زندگی میں داخل ہونے جا رہی ہوں تو پوری ایمانداری اور سچائی کے ساتھ جاوں گی۔ بیٹی تم کپڑے تبدیل لو برتن میں خود دھولوں گی ۔ مما تھوڑے سے ہیں میں دھو لیتی ہوں ابھی آدھا گھنٹہ رہتا ہے۔ وہ جلدی جلدی برتن دھو کر کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی۔ وہ جب کپڑے تبدیل کر کے باہر آئی۔۔۔

پانچ منٹ ابھی بھی رہتے تھے۔ وہ اپنے کمرے کے قد آور آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سلجھا رہی تھی۔ کہ باہر گاڑی کے ہارن کی آواز پر چونکی۔ پھر جلدی جلدی بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے اپنا عبایہ پہننے لگی۔ ساتھ ساتھ جوتے بھی پہن رہی تھی۔ ہالے بیٹا اب آ بھی جاو مما ایک بار پھر ہالے کے دروازے کے درمیان کھڑی ہالے کو بلانے آئی۔ بس مما آ۔ رہی ہوں وہ جلدی سے مما کو خدا حافظ کہتے ہوئے اپنا پرس اٹھانے لگی۔

وہ باہر آئی تو وہ گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسلام و علیکم۔ ہالے نے فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے سلام کیا۔ وعلیکم السلام۔ اس نے بھی سلام کا جواب دیا۔ کیسی ہیں آپ۔ افغان نے اک نظر اس پر ڈالی۔ جی میں بالکل ٹھیک ہوں اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ چلیں۔ افغان نے

گاڑی اسٹارٹ کی۔۔ہالے نے سر اثبات میں ہلایا۔وہ اسے لیے ریسٹورنٹ پر آیا۔سب سے آخر والی سیٹ پر اس نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ بیٹھ گی۔ساتھ والی کرسی پر وہ خود بیٹھ گیا۔کیا لیں گی آپ۔ویٹر کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھ کر وہ ہالے سے بولا۔چکن۔رولز۔کڑھائی گوشت۔بیف رولز۔برڈ تیکہ بوٹی۔ہر چیز سر یہاں دستیاب ہے۔۔وہ خاموش بیٹھی رہی۔افغان نے اپنی پسند پر آڈر دیا۔وہ آڈر لکھوانے میں مصروف تھا۔ہالے نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ زیادہ خوبصورت تو نہیں تھا۔پر اتنا گیا گزارا بھی نہیں تھا۔گندمی رنگت پر موٹی موٹی آنکھیں۔آنکھوں کا رنگ ڈرک براون تھا۔ہونٹ باریک پتلے سے۔ناک اونچی ستوان کتابی چہرہ کھولا کھولا ماتھا۔۔ہلکی سی داڑھی میں وہ بلاشبہ کیسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا تھا۔ویٹر آڈر کاپی پر لکھ کر چلا گیا۔وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا لفظوں کو تربیت دینے لگا۔جو ابھی ہالے کے سامنے اسے بیان کرنی تھی۔اس نے گلے کو کھنکارتے ہوئے ہالے کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ہالے نے بھی سر اٹھا کر افغان کو دیکھا۔ہالے آپ جانتی ہیں میری مما چاہتی ہیں میں آپ سے شادی کروں۔تو کیا مما چاہتی ہیں آپ نہیں۔ہالے نے کچھ حیرانگی سے افغان کو دیکھا۔ارے نہیں میں بھی چاہتا ہوں۔پر ڈرتا ہوں کہیں آپ مجھے ریجکٹ نہ کر دیں۔وہ سر جھکائے افغان کی باتیں سنتی رہی۔میں نے آپ سے محبت نہیں عقیدت کی ہے۔پہلے میں آپ سے محبت نہیں کرتا تھا۔جب آپ نے عبایہ پہننا شروع کیا۔تب آپ مجھے دنیا کی پہلے نمبر کی بے وقوف لگی تھی۔پھر آپ کی اللہ سے محبت بڑھتی چلی گی۔تب آپ مجھے پاگل لگی تھی۔پھر وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔ہالے ارد گرد کا

جائزہ لیتے ہوئے پل بھر کے لیے اسے دیکھا۔ پھر وہ رخ موڑ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھے دو لڑکوں کو دیکھنے لگی۔ جو موبائل پر کچھ دیکھ رہے تھے اور ساتھ ہنستے ہنستے دوہرا ے ہو رہے تھے جن کی آواز سے سارے کسٹمر بھی بے چین ہو رہے تھے۔۔ اس نے نظریں پھیر کر ٹیبل پر افغان کے ہاتھوں پر ٹکا دی۔ اس کے ہاتھ بہت خوبصورت تھے۔ وہ اس کے ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔ افغان نے اپنی بات وہی سے شروع کی۔ میں ایک دن اپنے دوست کے پاس گیا۔ وہ دوست قرآن کی تشریح کیسی سے سن رہا تھا۔ میں نے پہلے توجہ نہیں دی پھر وہ ایک آیات پر تشریح کرنے لگا پتہ ہے تمھیں وہ تشریح کون سی آیات کی تھی۔ سورت احزاب کی۔ جب اس نے مطلب بتایا تو میں حیران ہو گیا۔ ہالے خاموشی سے دونوں ہاتھوں میں پکڑے چائے کے کپ کو گھورتی رہی۔ پھر میں روز جانے لگا۔ وہ مجھے دو تین آیات کی تفسیر بتاتا۔۔ اب مجھے پتہ چلا ہے تم پاگل نہیں تمھیں تو اللہ سے محبت تھی۔ جب جب میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا گیا۔ تب سے مجھے تم سے محبت ہوتی گی۔ تمھارے کردار سے محبت ہو گی۔ ہاں ہالے نور آج میں اقرار کرتا ہوں مجھے تم سے محبت نہیں عقیدت ہے۔ میں نے اللہ سے پاک عورتوں میں سے ایک پاک عورت کا سوال کیا تھا۔ وہ چند لمحے ساکت رہی پھر خود پر قابو پاتے ہوئے بولنے لگی۔ تم میرے بارے میں سب جانتے ہو۔ میں نے ٹوٹ کر احد کو چاہا تھا۔ وہ میرے دل میں آج بھی ہے۔ پھر بھی تم مجھے چاہو گے۔ اس نے دیکھا وہ نظریں چرا گیا۔ میں کیا بولو وہ کچھ توقف کے بعد بولا۔ کیا آپ اب بھی اسے چاہتی ہیں۔ افغان خاموشی سے اسے دیکھ کر بولا۔ نہیں اب وہ میرے دل میں کہیں نہیں۔

کیا مجھے یقین نہیں آرہا۔ افغان بے یقینی سے بولا۔ یہی سچ ہے جو ابھی بتایا ہے۔ افغان حیران ہوا۔ میں آپ کے بارے میں سب جانتا ہوں اور آپ میرے بارے میں۔ کیا ہم ایک نہیں ہو سکتے۔ میں چاہتی ہوں آپ کے دل میں جو بھی ہے آپ ابھی مجھ سے پوچھ لیں۔ کہیں آپ کو شادی کے بعد پچتانا نہ پڑے۔ میں اتنا آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ میں نے احد سے محبت ضرور کی تھی۔ اب جب میں آپ کی زندگی میں داخل ہونے جارہی ہوں۔ تو میری ساری وفائیں صرف آپ کے لیے ہوں گی۔ میں خوشی میں آپ کی زندگی میں آئی ہوں میرا وعدہ ہے ہر دکھ میں آپ کا ساتھ دینا میرا فرض ہو گا۔ ہر دکھ میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔ میرے دل میں اب اس کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میری طرف سے آپ اپنا دل صاف رکھیں۔ اور میں بھی کوئی لمبی فہرست نہیں بتاوں گا۔ بس اتنا کہوں گا۔ میری ساری وفائیں آپ کے نام۔ میں نے اللہ سے پاک عورتوں کا سوال کیا اور میرے اللہ نے مجھے تمھارا راستہ دیکھا دیا۔ بلاشبہ تم پاک عورتوں میں سے ایک ہو۔ اور میں نے ایک درس گاہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ شادی کے بعد میں آپ کو اس کا انچارج بنادوں گا آپ درس دیا کرنا۔ میں باہر کے سارے کام اپنے ذمے لوں گا۔ میں نے ایک پلاٹ بھی دیکھ رکھا ہے۔ ابھی تعمیر شروع کروں گا۔ انشاءاللہ وہ زیر لب بولی

آج ہالے کی مہندی تھی جس کے لیے اپنے گھر کے دوسرے پورشن میں انتظام کیا گیا تھا۔ سب اپنے اپنے کاموں میں بزی تھے۔ ہالے بیٹا تم یہاں کیوں بیٹھی ہو آج پالر نہیں جانا۔ عالیہ نے اپنی بیٹی کو سکون سے بیٹھے دیکھا تو بولے بنا نہ راہ سکی۔ مما میں سب کے سامنے کیسے آوں گی۔ یہی بات مجھے پریشانی میں مبتلا کر رہی ہے۔۔ ارے فیری یار میں چل کر پالر والی سے بولوں گا تمھارا دوپٹہ ایسے سیٹ کرے گی۔ تجھے حجاب کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ اتنی سی بات پر میری فیری پریشان ہے بھائی نے پیار سے ہالے کے سر پر چپت لگائی۔ چلو میں پالر لے چلتا ہوں احسن گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بولا۔ بھائی آج مہندی ہی تو ہے۔ میں خود میک اپ کر لوں گی۔ نہ ہوئے نہ۔ افغان بھاگ جائے گا شادی سے پہلے ہی۔ اچھا سن میں تیری سہیلی کو لے آتا ہوں فاطمہ کو۔ وہ تیرے ساتھ پالر جائے گی۔ بھائی آپ سے پہلے میں نے اسے کال کر دی ہے وہ آتی ہی ہو گی۔ السلام وعلیکم۔ فاطمہ اندر آتے ہی بولی۔ ارے واہ شیطان کو یاد کیا شیطان حاضر ہالے نے خوش ہو کر بھائی کو دیکھتے ہوئے جواب فاطمہ کو دیا۔ اور اپنی سہیلی کو گلے لگالیا۔۔ وعلیکم السلام۔ احسن نے اک نظر اس پر ڈال کر جواب دیا۔ فاطمہ نے گلابی رنگ کا سوٹ پہنا تھا ساتھ میں ہم رنگ کی جولری پہنی تھی۔ اپنے لمبے بالوں کو کھولا چھوڑا ہوا تھا۔ بالوں کی ایک لٹ چہرے پر آتی اور فاطمہ سے اپنے کانوں کے پیچھے اڑاستی وہ لٹ پھر باہر آجاتی۔ یہ منظر احسن کو اپنا اثیار کر گیا۔ میں میک اپ کرنا جانتی ہوں آپ کہیں تو میں کر دوں ہالے کا میک اپ۔ وہ احسن کو بنا مخاطب کیے بولی۔ ارے ہاں یاد آیا تم بھی تو جانتی ہو میک اپ کرنا۔ کالج میں جو فنکشن ہوا تھا تم

نے ہی تو میرا میک اپ کیا تھا۔ اور سب نے ہی تو میری کتنی تعریف کی تھی۔ ہالے وہ دن یاد کر کے بولی۔ آج بھی مہندی ہی تو ہے۔۔ کیوں نہیں آپ ہالے کا میک اپ کریں میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے چلا گیا۔

تم خوش ہو ہالے۔ احسن کے جاتے ہی فاطمہ نے ہالے سے پوچھا۔ پتہ نہیں ہالے نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ کبھی لگتا ہے میں بہت خوش ہوں کبھی لگتا ہے۔ میرا دل اس کے بنا پھٹ جائے گا۔ پر میں نے ہر فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔ ہالے نے اپنا پرس میز پر رکھتے ہوئے فاطمہ کو دیکھا۔ میرے حق میں یہی بہتر ہو گا تبھی میرے اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ میرے اللہ کو اپنے بندوں سے بڑا پیار ہے۔ میں احد کو دل سے بھلا دوں گی۔ اب میں صرف افغان کو یاد کرنا چاہتی ہوں ہالے نے کرب سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ فاطمہ نے اٹھ کر ہالے کو گلے لگا لیا۔ اور ساتھ ساتھ میک اپ بھی کرنے لگی۔ چلو اب میک اپ شروع کرو لڑکیوں۔ عالیہ نے اندر آکر کہا۔ بس آنٹی پانچ منٹ ابھی آخری ٹچ دینا باقی ہے۔ ماشاءاللہ میری بیٹی تو چاند کا ٹکڑا ہے۔ عالیہ نے ہالے کے ماتھے کا پیار کرتے ہوئے کہا۔ فاطمہ میرا دوپٹہ ٹھیک سے سیٹ کرنا۔ ارے یار آج تو عورتوں کا فنکشن ہو گا نہ۔ تو کیوں پریشان ہوتی ہو۔ سب لوگ آچکے تھے۔ سب نے ہالے کی تعریف کی وہ واقعی لگ بھی بہت پیاری رہی تھی۔ میرون کلر کی ساڑھی جس پر تلے کا فل کام کیا گیا تھا۔ اور ساتھ میں نگوں سے لش پش کرتا دوپٹہ اس نے بہت خوبصورتی سے سر پر

ڈالا ہوا تھا کہ اس کا ڈوپٹہ آگے آیا ہوا تھا ساڑھی سے میچ کرتی جو لری لمبے لمبے کانٹے جب وہ بولتی تو وہ بھی جھولنے لگتے وہ اتنی پیاری لگ رہی تھے کہ وہ سیدھا افغان کے دل میں اتر گی ۔افغان نے بھی وائٹ رنگ کی شلوار قمیص۔۔پہنی تھی۔پیلے اور سبز رنگ کا پٹکا گلے میں ڈالے وہ آج بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔آج ان دونوں کا نکاح بھی ہونا تھا۔جو خوش اسلوبی سے ہوا۔

❀ ❀ ❀

ایک دن بعد شادی ہونا تھی۔آج وہ اپنا جہیز کا سامان لینے جارہی تھی۔بیٹا جلدی کرو عرفان اسے بولانے آیا۔پاپا میں ریڈی ہوں آپ چلیں وہ تینوں گاڑی سے اترے سب سے پہلے پاپا اسے فرنیچر کی شاپ پر لے آیا وہ ایک پیارا سا ڈبل بیڈ اور ڈریسنگ ٹیبل پسند کرتے ہوئے جیسے ہی باہر دیکھنے لگی کہ سگنل پر اک گاڑی رکی۔اس آدمی نے اپنی گاڑی کا فرنٹ والا شیشہ اترا۔وہ لمحہ بھر ہل نہ سکی۔آج کافی عرصے بعد اس نے احد کو دیکھا وہ بھی ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔پل بھر کے لیے دونوں کی نظریں ملی۔ہالے نے اپنا رخ پھیر لیا۔ایک بار پھر اس نے وہاں دیکھا اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا ایکدم اس کا دل شاپنگ سے اچاٹ ہو گیا۔۔اس کا دل ہر چیز سے بیزار ہو گیا۔اس سے کچھ بھی نہ دیکھا گیا۔فیری کیا ہوا۔احسن نے اسے بیزار بیٹھے دیکھا تو پوچھے بنا نہ رہ سکا۔کچھ نہیں بھائی سر میں درد ہے۔وہ سر جھکائے ہوئے بولی۔میرا دل نہیں لگ رہا بھائی مجھے گھر جانا ہے۔وہ روہانسی ہو کر بولی۔بیٹا کیا ہوا پاپا گھر چلیں میرا دل ڈوب رہا ہے۔اچھا تم یوں کرو اپنے

بھائی کے ساتھ چلی جاو میں کچھ ایٹمز دیکھ کر آجاوں گا۔جی پاپا یہ ٹھیک رہے گا۔احسن اپنی بہن کو لیے گھر روانہ ہوا۔فیری کیا ہوا یار۔وہ گاڑی کو مین روڈ پر لاتے ہوئے بہن سے تشویش سے پوچھنے لگا۔بھائی بولا تو ہے سر میں درد ہے۔وہ ونڈو سکرین سے باہر نگاہ دوڑاتے ہوئے بولی۔تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو بیٹی مجھے بتاؤ دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔بھائی ایسا کچھ بھی نہیں۔پھر وہ سارا سفر خاموش رہی احسن کبھی کبھی ایک نظر خاموش بیٹھی بہن پر ڈال لیتا۔۔ارے بیٹا تم اتنی جلدی کیسے آگے۔عالیہ نے ان دونوں کو گھر میں آتا دیکھ کر کہا۔مما ہالے کے سر میں درد تھا اس لیے واپس آگے۔پاپا وہی ہیں وہ مما سے باتیں کرنے لگا۔وہ سیدھی اپنے کمرے میں چلی آئی۔ میں تم کو بھول کیوں نہیں پا رہی احد میرا اب تم سے کوئی تعلق نہیں پھر بھی میں تمھیں بھولنے میں ناکام ہو رہی ہوں۔یا اللہ میری مدد کر مجھے اب اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی سوچتی رہی۔وہ بلاشبہ بے حد سنڈسم تھا۔یا شاید اس کی محبت ہی اسے ایسا جذب نظر بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی تھی۔محبت ہوتی ہی ایسی ہے۔چاہے وہ انسان خوبصورت نہ بھی ہو جس سے محبت ہو جائے وہ انسان دنیا کا خوبصورت ترین مرد بن جاتا ہے۔ ہالے زمین پر کیوں بیٹھی ہو۔احسن جب کمرے میں آیا ہالے زمین پر بیٹھی اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔وہ چائے کا کپ میز پر رکھ کر اسے دونوں ہاتھوں سے اٹھتے ہوئے بولا۔بھائی میں اسے بھول کیوں نہیں پا رہی ہوں۔اس نے روتے ہوئے کہا وہ دم بخود ہو گیا تھا۔اک پل کے لیے اس سمجھ نہیں آیا اس کی بہن کیا بول رہی تھی۔یہ تم کیا بول رہی ہو کافی

دیر بعد اس کے بھائی نے سر اٹھایا۔ جس کی آنکھیں ابھی بھی حیرت زدہ تھی۔ تم کس کی بات کر رہی ہو۔ احد کی وہ بنا جھوٹ کا سہارا لیے سچ بول گی۔ فیری اپنی زندگی کو مشکل مت بناو۔ اس نے تمھیں چھوڑا ہے۔ یہ بات اپنے دل و دماغ میں فٹ کرو۔ یہ اتنا بڑا ایشو نہیں تھا جس کی بنا پر اس نے تمھارا راشتہ چھوڑا تھا اب اس کو بھولنے میں ہی تمھاری بھلائی ہے۔ گڑیا وہ تمھارے لائق نہیں تھا اس لیے اللہ نے اسے تجھ سے دور کر دیا۔ اب اس کو سوچنا چھوڑ دو بس اچھی اچھی باتیں سوچو۔ وہ سر جھکائے اپنے بھائی کی باتیں سنتی رہی۔ ایک اور بات میں کہوں فیری۔ جی بھائی۔ فیری میں نے بھی اب تمھاری شادی کے بعد اپنی شادی کا ارادہ کر لیا ہے۔ کیا ہالے نے ایسی پل سر اٹھا کر احسن کو دیکھا۔ اس میں اتنا حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔ ہالے اپنے بھائی کو یک ٹک دیکھتی رہی۔ کافی ساری دیر وہ ایسی پوزیشن میں بیٹھی بھائی کو دیکھتی رہی۔ بھائی شادی میں لڑکی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ہاں تو وہ ہے نہ لڑکی۔ تمھاری بیسٹ فرینڈ فاطمہ۔ کیا وہ اتنے زور سے بولی کہ اندر آتے مما پل بھر کے لیے ساکت رہ گی آپ سچ کہ رہے ہیں بھائی۔ کیسا سچ ماں کا بھی سکتہ ٹوٹا۔ مما آپ کب آئیں۔ وہ ماں سے بولی۔ میں جارہا ہوں مما کو بتا دینا۔ وہ ہالے کے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ وہ اک نظر ماں پر ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ یہ کیا بول رہا تھا۔ مما ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ مما یہ میری فرینڈ فاطمہ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

آج ہالے کی شادی کا دن تھا شادی بھی اک حال میں ہونا قرار پائی۔ سارا حال ان کے پاپا نے بک کروالیا۔ ایک سائیڈ پر عورتوں کا فنکشن ہونا تھا۔ دوسری سائیڈ پر مردوں کے لیے جگہ بنائی گی تھی۔ صبح سے ہی فاطمہ ان کے گھر آئی ہوئی تھی۔ ہالے کو لے کر اس نے پالر جانا تھا۔ وہ ہالے اور احسن پالر سے سیدھے پھر حال آنا تھا۔ وہ تینوں دو گھنٹے سے پالر گے ہوئے تھے۔ باہر گاڑیوں کی قطار اندر چہل پہل سے اندازہ ہو گیا یہ کوئی چھوٹا فنکشن نہیں باہر لائیٹنگ بھی کی گی تھی قمقمے اتنے روشن تھے کہ رات کو بھی دن کا سماں لگ رہا تھا۔ آج اس نے لال رنگ کا لہنگا ذیب تن کیا تھا۔ فل لہنگا موتیوں کے کام سے بھرا ہوا تھا جس کے آرگنز دوپٹہ پر لال اور گرین گوٹے سے بہت نفیس عمدہ کام کیا گیا تھا۔۔ اور بالوں کا خوبصورت سا جوڑے کی شکل دی گی جوڑے کے اوپر گجرا سجایا ہوا تھا اک دولٹ چہرے پر گرائی تھی وہ آج بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ آج نکھری نکھری تو فاطمہ بھی لگ رہی تھی۔ اس نے بھی آج پالر سے خود کو تیار کروایا تھا۔ ڈارک بلو رنگ کا سوٹ اس پر نفاست سے ستاروں کا کام کیا گیا تھا۔ وہ بھی مغلیہ سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی۔ دلہن پر ایک بڑی سی چادر سے گھونگھٹ گرائے وہ جب باہر آئی احسن پہلے سے ہی موجود تھا۔ اسے دیکھ کر وہ پل بھر کے لیے تھم سا گیا۔ وہ اسے لیے گاڑی میں آ بیٹھی۔ وہ ان کو لیے جب حال پہنچا سب دولہے والے آ چکے تھے۔ فاطمہ ہالے کو لیے اسٹیج پر آئی۔ افغان نے اٹھ کر اسے راستہ دیا اور ہاتھ آگے کیا جیسے ہالے نے بنا کسی پیش رفت کے پکڑ لیا۔ اور آہستہ سے چلتی ہوئی وہ اس کے مقابل کرسی پر بیٹھ گی۔ اور فاطمہ اس کے قریب کھڑی ہو گی۔ سب ینگ

جنریشن نے ہوٹنگ کی۔ جس پر ہالے کو شرم آرہی تھی شرم سے اس نے سر کو تھوڑا اور جھکا لیا۔ ارے بھابھی کے چہرے سے چادر تو ہٹاو کیسی کو یہ خیال بھی آیا۔ ابھی نہیں افغان بولا۔ پھر دودھ پلائی کی رسم فاطمہ نے کی۔ کچھ دیر بعد رخصتی کا شوشہ اٹھا۔ اک پل کے لیے ہالے کا دل بند ہونے لگا۔ صبح سے وہ انسوں کو روکنے کی کوشش کرتی رہی۔ ہالے کے رکے ہوئے انسوں ایک بار پھر باہر آنے کو بے تاب ہو گے۔ اس بار وہ کوشش کرنے کے باوجود کامیاب نہ ہو سکی۔ وہ سب کے گلے لگ کر رو پڑی۔ فیری تو دور تھوڑی جا رہی ہے۔ یار ہم روز ملنے آئیں گے تو فکر کیوں کرتی ہے۔ سب اسے دلاسے دے رہے تھے وہ مما کے گلے لگ کر خوب روئی۔ روتے ہوئے اسے گاڑی میں بٹھایا گیا۔

❀❀❀

گھر آکر کچھ رسموں کے بعد ہالے کو اس کے کمرے میں لے گے۔ اس کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ وہ سر جھکائے آنے والے کے بارے میں سوچنے لگی کہ دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ تھوڑی اور سمٹ بیٹھی۔ اک ملازمہ اندر آئی اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر واپس باہر چلی گی۔ کچھ ہی دیر بعد افغان اندر آیا۔ اس نے دروازہ بند کیا۔ وہ بیڈ کے قریب آیا ۔ماشاءاللہ آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکالی پھر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے تیسری انگلی میں وہ انگوٹھی پہنا دی۔ وہ ٹرے بیڈ پر لے آیا

۔آپ نے ابھی تک کھانا کیوں نہیں کھایا۔ چلیں میں آپ کو کھلاتا ہوں۔ایک نوالہ توڑ کے اس کے منہ کے آگے کیا۔مجھے بھوک نہیں ہالے نے آہستگی سے کہا۔کوئی نہیں سننا میں نے بہانہ ۔وہ چھوٹے چھوٹے نوالے اس کے منہ میں دیتا رہا۔مجھے اپنے اللہ پر پورا یقین تھا تم میری ہی ہو گی۔اور دیکھو اللہ نے مجھے دیکھا دیا۔ تم میری زندگی میں آ گی۔ تم خوش ہو نہ۔بہت زیادہ اس نے مسکرا کر کہا اور سر افغان کے سینے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔کیونکہ خوشیاں اس کی منتظر تھی۔اور دھند کے بادل چھٹ چکے تھے۔افغان نے بھی اس کے گرد حصار باندھ لیا۔

♡ ختم شد۔ ♡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

For more visit (exponovels.com)